ارشاد قدسی

۱۵ قصائد - ۲۷۵ اشعر

فضائل حضرات چہاردہ معصومین و جناب عباس علیہم السلام

مصنفہٴ

(امتیاز الشعرا) جناب مولوی سید محمد جعفر صاحب قدسی جائسی دام فضلہم

مصنف کتب متعددہ مترجم بحار الانوار جلد ۷، ۱۰ معارف الملۃ وغیرہ

مرتبہٴ

مہر جائسی

باہتمام سید اکبر علی در برکات اکبر پریس الہ آباد طبع شد
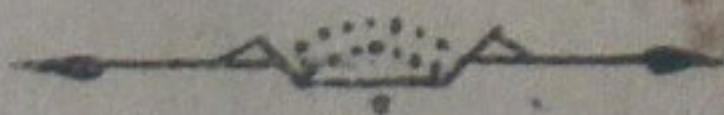
قیمت ۸/

عالی جناب خان بہادر چودھری سید ارشاد حسین صاحب

تعلقہ دار ردولی اسپیشل مجسٹریٹ ردولی ضلع بارہ بنکی

(اودھ) زاد اجلالہم کی خاص شفقتوں سے میں

اس کتاب کو دلی شکرگذاری کے ساتھ جناب ممدوح بالقابہم

کے نام نامی پر معنون کرتا ہوں۔

۱۵؍ شعبان المعظم ۱۳۴۳ھ
جائس ضلع رائے بریلی

اخلاص کیش
قدسی احسن اللہ الیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نعت جناب سرور انبیا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۱۷ ربیع الاول ۱۳۴۳ھ یوم جمعہ

تڑپتا دیکھ کر مجھکو فلک بھی ہو گیا مضطر — ادھر رویا کیا میں اور ادھر ٹوٹا کیے اختر
جگر میں آہ سوزاں آنکھ میں ابر بہاری ہے — اگر طوفان آجائے تو بچ سکتا ہوں پھر کیونکر
یہ خوبی بخت کی یہ فخر ہوں کہ قائل وفا میری — کسی کا ظلم کرنا بھی بہت اچھا بہت بہتر
نظر میں آنکھ میں۔ آئینہ دل میں تصور میں — پری پیکر۔ قمر منظر۔ حیا پرور جفا گستر
وفا کیسی۔ کہاں کا وعدہ مشق ناز کرنے کو — مرا دل باتوں باتوں میں لیا مجھ سے دغا دیکر
خداوندا دل بیصبر کو تو صبر ہی دیدے — کہ مجھکو موت آتی ہے۔ نہ وہ آتے ہیں بالیں پر
شب غم مجھپہ کیا گذری کسیکو کیا خبر اسکی — رہا بیدار فتنہ اور کوئی سو یا کیا شب بھر
دلاسا دینے والا کون تھا بیمار ہجراں کا — فلک نے برق چمکائی جو میں تڑپا دل مضطر
قمر کی شکل میری غم غلط کرنے کو دکھلائی — نظر آئی نہ اوس آئینہ میں بھی صورت دلبر
ادھر نبضیں جو چھٹیں وہیں ستارے بھی ادھر ڈوبے — پھریں جب پتلیاں۔ سیارے۔ ثابت ہو گئے یکسر
ضیائے ماہ تاباں شمع ظلمت خانۂ غم تھی — چراغ آیا کہاں سے جلوہ گر ہونے کو بالیں پر
زبان بے زبانی سے سنا کر حال بلبل کا — تسلی بیکسی نے دی جو گھبرایا دل مضطر
بصیرت کی نظر میں قدر کے قابل ہیں اے گردوں — مرے ٹپکے ہوئے آنسو ترے ٹوٹے ہوئے اختر
شب غم کی مطول داستاں کا یہ خلاصہ ہے — کہ ساری رات نیند آئی نہ چین آیا مجھے دم بھر
کبھی تڑپا کبھی رویا کبھی منہ چرخ کا دیکھا — کبھی اک آن بہلائی طبیعت یہ غزل پڑھکر
بنایا دل میں گھر پہلے تو منظور نظر ہو کر — پھر اپنا گھر اوجاڑا تم نے کیوں بیداد گر ہو کر

شب فرقت نے اپنا طول کھینچا بے خبر ہو کر — کہ میری عمر نے تسکین مجھے دی مختصر ہو کر

چمن کی سیر کو جاتی ہوئی جی میں جو آجائے — بہار داغ دل بھی دیکھتے جانا ادہر ہو کر

ہماری دل کا عالم - حیرت آموز دو عالم ہے — جلا قندیل شب ہو کر بجھا شمع سحر ہو کر

میں کب بچتا - نہ آتے آپ اگر مہر مسیحائی — خدا کی شان - جان بخشی بھی کی بیدادگر ہو کر

انھیں اب کوئی دیکھتا نہیں الزام بیدردی — فلک سے لوٹ آیا نالۂ دل بے اثر ہو کر

جو چاہو آبرو تو گوشۂ عزلت میں جا بیٹھو — کہ قطرہ اوج پاتا ہے زمانہ میں گہر ہو کر

بدلتا ہوں میں کروٹ - ٹوٹتی دو زخم کی ٹانکی — کہ سوز قلب تڑپانے لگا درد جگر ہو کر

سوا اوسکے دو عالم - مجھکو اچھا کر نہیں سکتے — مسیحا کیا کرینگے آپ میری چارہ گر ہو کر

دکھاتا ہے زمانہ دم بدم آئینۂ عبرت — سحر سے شام ہو کر - شام تیرہ سے سحر ہو کر

چمن دلکش چمن - تو کھینچ لی اپنی طرف مجھکو — قفس میں میں جیا تو کیا جیا بے بال و پر ہو کر

تمہارے تیر کا پیکاں - مرے سینہ میں ابتک ہے — کبھیں دل کی خلش ہو کر کبھیں درد جگر ہو کر

مرے ستار اوپر بھی سایۂ دامان رحمت ہو — خطاؤں پر خطائیں کرتا جاتا ہوں بشر ہو کر

دکھاتی ہے مجھے اپنی کرشمے - آپکی الفت — کبھی سودائی سر ہو کر کبھی سوز جگر ہو کر

نہ منہ موڑو - مرا بھی خاتمہ کرتی ہوئی جاؤ — مرا مجروح دل تو کٹ چکا سینہ سپر ہو کر

میں جی جاؤں مرا مرنا جو انکو راحت افزا ہو — رہیں وہ چین سے - مرتی ہوئی سے بے خبر ہو کر

زمانہ کی تعبیر کو میں مانوں - میرا دل مانے — خوشی کا دن تو آئے شام کلفت کی سحر ہو کر

خموشی معنئے دارد کہ در گفتن نمی آید — نتیجہ کیا ہے قدسی کیا کروگے نوحہ گر ہو کر

اوٹھو لللہ بستر سے اوٹھو شان خدا دیکھو — تجلی بار ہے مہر نبوت کوہ فاران پر

ابوالقاسم - محمد - رحمۃ للعالمین - احمد — شہ خوباں - در غلطاں - گل خنداں مہ انور

مجسم نور باری - مصطفےٰ - اللہ کا پیارا — شہنشاہ رسالت - مرکز حق - سایۂ داور

مہک خلد بریں کی - آبرو تسنیم و کوثر کی — تجلی آسماں کی - عرش کا زینت فزا گوہر

ازل کی صبح کا خورشید - ابد کی شام کا تارا — احد کے نور کا جلوہ - صمد کی شان کا مظہر

لسانِ وحی و روح عالم و سرچشمۂ بخشش — چراغ روشن و مرآت الہام و کرم گستر

امیر المومنین سے بندۂ مقبول کا بھائی — خدیجہؓ سی عفیفہ - پارسا - خاتون کا شوہر

پدر زہرا کا - بیٹا آمنہ کا - جد ائمہ کا — قریشی ہاشمی رشتہ کا اک وحدت نما گوہر

نبی ناقہ بنے ہیں عید کے دن ہے عجب منظر — نواسوں کے ہیں چھوٹی چھوٹی ہاتھ اور زلف پیغمبر

بیاض عرش پر نام اسکا ابھرا ہی تو حیرت کیا — اسی کا نور ہی نور علیؑ نور اس سے روشن تر

نہ ہو کیونکر نبی یہ پیش و پس کا حال آئینہ — کہ ہے مہر نبوت پشت پر - قرآن سینہ پر

یہی طٰہٰ - یہی یٰسین - یہی سید - یہی شاہد — یہی منذر - یہی صادق - یہی طاہر - یہی اطہر

یہی ہے سرور اکرم - یہی ہے مصلح اعظم — یہی ہے صفوت آدم یہی ہے شافع محشر

ہر اک مخلوق سے اول ہر اک مصنوع سے افضل — سند پایا ہوا مرسل حبیب خالق اکبر

کہیں اللہ سے واصل کہیں مخلوق میں شامل — کہیں قرآن کی منزل کہیں عالم کا سر دفتر

خدیو کشور ایماں دلیل جادۂ عرفاں — سراج مجلس ایقاں کفیل شرع دیں پرور

خدائے پاک کا عاشق وفائے عہد میں واثق — امین و حجت خالق بشیر جنت و کوثر

یہی رونق فزائے حق یہی پیغمبر برحق — یہی محبوب خاص حق یہی کونین سے برتر

کہیں گنجینۂ رحمت کہیں آئینۂ قدرت — کہیں پروانہ امت کہیں شمع ضیا گستر

مصائب میں کہیں صابر - مصلے پر کہیں شاکر — کہیں اول کہیں آخر کہیں خضر رہ داور

کہیں اخلاق کا مخزن کہیں احسان کا دامن — کہیں مظلوم کا مامن کہیں اعجاز کا مظہر

سلیمانؑ شان مسیحاؑ دم کلیم آئین خضر مقدم ۔ امیر عالم و آدمؑ جہاز خلق کا لنگر

یہی ہے انتخاب حق یہی ہے آفتاب حق ۔ یہی ہے مستجاب حق مجیب حق یہی سرور

بہار گلشن امکاں ریاض خلق کا رضواں ۔ جہان فضل کا سلطاں شہنشاہ ملک چاکر

کلام حق کلام اسکا فروغ عرش نام اسکا ۔ مسلم احترام اسکا درود اسپر سلام اسپر

اسکے قدم کے نقش بھی ہیں مظہر اعجاز سر تا سر ۔ زمین سخت پر ابھری نہ ابھری نرم مٹی پر

حباب بحر سے کوئی سبک رفتاریاں پوچھے ۔ نہ پہونچی پہنچ دہمک تک - پا اقدس ہیں گو ہی سر پہ

گذر گہ کو جناں کی طرح مہکاتا ہوا گذرا ۔ مقید تھی خم گیسو میں روح نفحۂ عنبر

جہاں پہونچا وہیں رحمت کے گویا چھا دی چھائی ۔ جہاں ٹھہرا وہیں لطف الٰہی نے بنایا گھر

نہ تھا جب صفحۂ عالم پہ کوئی نقطۂ خلقت ۔ یہ اپنے حسن خال و خط سے تھا ہر سو ضیا گستر

لگے ہیں دو جہاں کے باغ اسکی سیر کرنے کو ۔ درخت خشک اشاروں سے ہو جاتے ہرے ہو کر

یہ کہتی ہے زبان حال سے بے سایگی اسکی ۔ کہ ہے نور مجسم سرور دیں خاصۂ داور

لعاب اسکے دہن کا دارو آزار بیماراں ۔ جو شک ہو دیکھ لو چشم رمد آلودہ حیدرؑ

فلک سے ملتا جلتا ہے زمیں کا پر ضیا دامن ۔ فرشتے ہیں فرشتے صف بہ صف [illegible]

نبی کی شان دیکھو دوش پہ شبیر و شبر ہیں ۔ دلی کیفیت و مسرت کا ہے آئینہ رخ انور

یہی مقصود سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ کا ۔ یہی تو شب ہوا دنیٰ کی منزل میں ضیا گستر

علی کی ذات پردہ ہے میان خالق و خلقت ۔ اسی سے یہ رہی پردے کے اندر اور یہی باہر

پڑھو تم بھی پڑھو اب کوئی نعتیہ غزل قدسی ۔ کہ روح القدس گلریز ہوتا ہے شاخ سدرہ پہ

حجابوں میں رہا برسوں جو منظور نظر ہو کر ۔ دکھا دی شان یکتائی ادعائی جلوہ گر ہو کر

وہاں تسبیح اور تقدیس عادت ہو گئی اسکی ۔ پڑھا توحید کا کلمہ یہاں بھی جلوہ گر ہو کر

اسی نے دو جہاں کو حسن کے اعجاز دکھلائے
زلیخا سی زیادہ ہی زلیخا آفریں شیدا
گرے اہتمام سرکش منہ کے بل خاک ذلت پہ
نظر آیا نہ سایہ اس مجسم نور باری کا
کہیں ظلمت نہ باقی رہ گئی غیر دل کافر
زمیں ہے آسماں شاں چراغ مجلس عرش منور ہو
یکایک منزل کسریٰ کے چودہ کنگرے ٹوٹے
زمین شور کی مانند سوکھا چشمہ ساوا
زمین عجز پر گر گر کے بت کرنے لگے سجدے
بجھا تا کیوں نہ یہ آتشکدہ بھی ہمنفس و عبرت
قصور شام تک گھر بیٹھے دیکھے اہل مکہ نے
جہاں کا ذرہ ذرہ غیرت خورشید خاور ہے
اسی نے ساحروں کا علم باطل کر دیا باطل
دل دشت سماوہ مدتوں اسی شمع سوزاں تھا
زمیں سے آسماں تک نور کا ہے ایک ہی عالم
جدھر دیکھو تجلی ریز ہیں انوار قدرت کے
بڑھایا مرتبہ انساں کا مخلوقات عالم سے
نقاب اٹھی ہوئی آراستہ حوریں ہیں جنت میں
اسیکا حسن مطلق دلکش حسن آفریں ٹھہرا

زمیں پر جلوہ گر ہو کر فلک پر جلوہ گر ہو کر
اسی نے حسن یوسف کو بھلایا جلوہ گر ہو کر
اسی نے کفر کو نیچا دکھایا جلوہ گر ہو کر
دکھائے سب کو قدرت کے کرشمے جلوہ گر ہو کر
چراغاں کر دیا دونوں جہاں میں جلوہ گر ہو کر
نصیبے دونوں کے چمکا دیے ہیں جلوہ گر ہو کر
گرائیں بجلیاں ہیبت کی اس نے جلوہ گر ہو کر
عجب اعجاز کے دریا بہائے جلوہ گر ہو کر
عبادت کے سبق اس نے پڑھائے جلوہ گر ہو کر
ہدایت کے چراغ اس نے جلائے جلوہ گر ہو کر
دکھایا نور کا اعجاز روشن جلوہ گر ہو کر
کیا نور شک سحر تاریک شب کو جلوہ گر ہو کر
اسی نے کی جہالت کی صفائی جلوہ گر ہو کر
کلیجہ اوس کا ٹھنڈا کر دیا ہے جلوہ گر ہو کر
منور کر دیا دونوں جہاں کو جلوہ گر ہو کر
زمیں کو عرش کا ہمسر بنایا جلوہ گر ہو کر
بنی آدم کے خاکی کالبد میں جلوہ گر ہو کر
زمانہ کو عجب منظر دکھایا جلوہ گر ہو کر
جہاں کی بزم سجوائی اسی نے جلوہ گر ہو کر

یہ کہتے ہیں بہار عرش اعظم دیکھنے والے
مدینہ میں بھی کیا کیا گل کھلائی جلوہ گر ہوکر

یہ صورت دیکھ کر حیران رہ جاتی سکندر بھی
دل بطحا کو آئینہ بنایا جلوہ گر ہوکر

مخالف مستند سمجھی نہ سمجھی اسکو کیا پروا
سند مہر نبوت کی دکھا دی جلوہ گر ہوکر

گرایا مسند شاہی سے مشرک بادشاہوں کو
بٹھایا سکہ رعب و جلالت جلوہ گر ہوکر

شب معراج ناز حسن مطلق دیکھنا قدسی
کسی سے یہ کھچا ہی لامکاں پر جلوہ گر ہوکر

مبارک ہو مبارک جوش رحمت ہیں زر فشانی
جزاک اللہ اے قدسی بحق آل پیغمبر

ہی سترہویں ربیع اولیں کی دن ہے جمعہ کا
عجب پر لطف ہی نہ آسماں کا جانفزا منظر

محمدؐ اور جعفرؑ آج ہی پیدا ہوئے قدسی
خوشی کے جوش ہیں عیدیں منائی جاتی ہیں گھر گھر

مبارک ہو مبارک ہو کہ ہیں عالم میں نور افشاں
مرے مولا۔ مرے آقا۔ مری ہادی مرے رہبر

جناب حق ہیں دیکر مژدہ احمد کی ولادت کا
نبی کو دو مبارکباد۔ پیدا ہو چکے جعفر

اگر ہیں رحمۃ للعالمین آغوش رحمت ہیں
امام خلق ہی بیت النبوت میں ضیا گستر

خدا رس ناخدائے خلق وہ یہ نوح کی کشتی
جہاز بخشش امت کا وہ مستول یہ لنگر

اگر وہ ابر نیساں ہے تو یہ دریائے احساں ہے
صدف وہ نور یزداں ہے تو یہ ہے بے بہا گوہر

جو وہ نائب مناب حق تو یہ ناطق کتاب حق
جو وہ در خوش آب حق تو یہ سلطان حق پرور

جو وہ ایثار کا چشمہ تو یہ انعام کا دریا
جو وہ الطاف کا دھارا تو یہ اشفاق کا محور

نصاب اسکا نصاب حق جواب اسکا جواب حق
خطاب اسکا خطاب حق۔ حق اسکا حق کا یہ مظہر

جو وہ ہی مخبر صادق تو یہ بھی ہی بحق ناطق
جو وہ اللہ کا عاشق تو یہ بھی طالب داور

وہ بحر نور یہ موج ضیا وہ لعل یہ جلوہ
در عرفاں بکف وہ اسکا دل ایقان کا مظہر

سپہر اصطفا کے چاند تاری کی ضیاؤں سے
یہ نورانی قصیدہ عقد پروین سے ہی روشن تیر

خدا سے لو صلہ مداحیِ شاہِ رسالت کا ۔۔۔ رسولِ فیض گستر سے جزائے مدحتِ جعفرؔ
خداوندِ جہاں سے تم نہ دولت لو نہ حشمت لو ۔۔۔ وہ مانگو جس سے مل جائیں تمہیں سب نعمتیں یکسر
نبی کا واسطہ دیکر کہو درگاہِ باری میں ۔۔۔ کہ وہ رکھے ہمیشہ لطف و رحمت کی نظر تم پر
زر و خلعت نہ لو تم رحمۃ للعالمین سے بھی ۔۔۔ وہ دولت لو کہ جس سے دولتِ کونین ہو کمتر
حبیبِ کبریا کو واسطہ دو آلِ اطہر کا ۔۔۔ کہ بخشیں گوہرِ مقصود سائل ہی کھڑا در پر
ابھی فرمانِ خوشنودی تمہیں خالق سے دلوا دیں ۔۔۔ شفاعت آج ہی کر دیں بجائے عرصۂ محشر
ادھر بھی اک نظر اب یا امام جعفر صادق ۔۔۔ کمیت خوش بیاں کو آپ نے بخشا زر و زیور
دعا دیجئے مجھے للہ اطمینانِ دائم کی ۔۔۔ دو عالم میں نہ دم بھر کیلئے بھی ہوں کبھی مضطر

مناقب حضرت علی ابن ابی طالب صلوات اللہ وسلامہ علیہ

وہ جلائے عارضِ دلربا کہ خجل ہے دیکھ کے آئینہ ۔۔۔ وہ صفائے چہرۂ مہ لقا کہ ہے ماند چاند کی بھی ضیا
وہ سوادِ گیسوئے عنبریں کہ فریفتہ ہو نگارِ چیں ۔۔۔ دلِ زار خیریت اب نہیں کہ ہے دلپذیر یہ سلسلہ
وہ ادا کی دست درازیاں وہ خموش سحر طرازیاں ۔۔۔ وہ نظر کی تفرقہ سازیاں وہ کسی پہ خاتمۂ جفا
ہیں خمیدہ ابروئے مہ جبیں گلِ نو دمیدہ رخِ حسیں ۔۔۔ وہ کشیدہ قامتِ نازنیں کہ نثار سروِ سہی ہوا
وہ کمندِ کاکلِ خم بہ خم مری جان کیلئے ہے ستم ۔۔۔ ہے نگاہِ شوق میں دم بدم وہی جاں ستاں وہی دلربا
وہ کسیکی فتنہ شعاریاں وہ کسیکی سینہ فگاریاں ۔۔۔ وہ کسیکی صاعقہ باریاں وہ کسیکی جان کا خاتمہ
کوئی طاق اگر ہے جفا و کیں تو ہے کوئی فردِ وفا نہیں ۔۔۔ ہے شکستِ دل کی صدا و کیں بھی غضب کا دردِ جگر ہو
کوئی چارہ ساز نہیں ہے جب یہ ہے کسطرح سے نہ ہو تعب ۔۔۔ شبِ غم کی ہوتی ہے صبح کب کہ نہیں ہے رنج کی انتہا
وہ سنے تو چھیڑ دیں سازِ دل کہوں داستانِ رازِ دل ۔۔۔ کوئی کیوں ہو واقفِ رازِ دل جو کسی سے کچھ نہیں واسطہ
ہوا جب سے عشق کا مبتلا میں پھر آپ میں نہ کبھی رہا ۔۔۔ کبھی ہنس دیا کبھی رو دیا کبھی جی گیا کبھی مر گیا

جسے شوق جور و جفا کا ہو اُسے کیوں خیال وفا کا ہو
مجھے کیا گمان شفا کا ہو مرے دل کا درد ہی لا دوا

غرض اختصار نہ طول سے ہے عذار یار کی بھول سے
ہی بہار رنگ قبول ہے مری چشم شوق میں اُنکی جا

مجھے کیا ستائیگا آسماں غم دل ہے خود ہی مجھے بس
وہ لیے ہی جاتا ہے امتحاں نہیں ختم سلسلۂ جفا

کوئی گیسوؤں کا اسیر ہے کوئی اُسکے در کا فقیر ہے
جو کسی کا وقت اخیر ہے تو کسی کا خاتمہ ہو چکا

مری حال زار پہ بھی کرم نہوا زیادہ کبھی نہ کم
وہ ستم پہ کرتا گیا ستم میں وفا پہ کرتا رہا وفا

کسے تاب چشم عتاب سے نکل آئے حشر نقاب سے
کہیں چونک اُٹھے جو خواب سے کوئی عشوہ پردۂ فتنہ زا

ہیں نثار غمزۂ جاں ستاں ہیں فدائے ناوک بے اماں
ابھی مضطرب تھے دل تپاں ابھی کیا ہوا کہ ٹھہر گیا

کوئی پوچھے مجھ سے جو ماجرا تو میں کیا بتاؤں کہ کیا ہوا
ہیں خراب عشق جنوں فزا مرا دل فریفتۂ ادا

مرے غم پہ عیش نثار ہے رہ مضطرب تو قرار ہے
مری زندگی کی بہار ہے مرے دل کا داغ کھلا ہوا

وہ ہے بے وفا تو ہوا کرے مرے دل پہ مشق جفا کرے
بڑھے اور ظلم خدا کرے کہ نہ کم ہو لذت جاں فزا

اب اسیر کنج قفس ہوئیں کہ جہاں نہیں چند نفس ہوئیں
نہیں کوئی ایک ہی بس ہوئیں کبھی آشنا وہاں کبھی غمزدہ

وہی اُسکی تاب رہائیاں وہی میری صبر نمائیاں
نہ شکایتیں نہ دہائیاں وہی جوش بلکہ بڑھا ہوا

کوئی ایسی اُسکی ادا نہیں کہ شریک جس میں جفا نہیں
دل زار کیا کرے کیا نہیں کہ ہے سنگدل سے معاملہ

شب و روز رو نہ کیوں لہو ہے فلک خلاف جہاں عدو
نہ کیوں نہ مدفن آرزو دل زار قدسیؔ بے نوا

کبھی دل خوشی سے ہدف ہوا کبھی فرط غم سے تلف ہوا
نہ وہ پھر کبھی مری طرف ہوا جو ہوا تو غیر کا آشنا

کبھی خار سے کبھی پھول سے کبھی نا قبول و قبول سے
کبھی آہ قلب ملول سے رہا عشق و حسن کا سابقہ

وہ جفا کی ظلم شعاریاں وہ وفا کی شکر گذاریاں
وہ کسیکی عشق میں خواریاں وہ کسی کو کسی سے کھنچا کھنچا

جو نہ کارگر ہو کوئی عمل تو ہو کس طرح کوئی عقدہ حل
اُدھر ابروؤں پہ پڑے ہیں بل ہیں ادھر شہید عشوۂ کربلا

ہے مجال اتنی بھلا مری کہ جو سمجھوں اُسکی میں ساحری
اگر آئے سامنے ساحری تو نہ ہوش اُسکے رہیں بجا

غم عشق اگر رہے متصل تو یہی جانفزا ہے کہ جاں گسل
یہ الم ہوا جو رفیق دل مجھے زندگی کا مزہ ملا

میں قفس میں کیوں ہوں نغمہ زن کہ ہے دل میں داغوں کی انجمن
ہے نگاہ شوق سوئے چمن جو چمن سے دور بھی ہوں تو کیا

رہا میرا حال تباہ بھی مگر اوس نے کی نہ نگاہ بھی
جو نکلتی دل سے اک آہ بھی تو پھر اوسکو منہ میں دبا لیا

وہ جنوں کی دشت نوردیاں وہ شب الم کی درازیاں
وہ ستم کی روح گدازیاں کہ ہو جان زار کا فیصلہ

جو لبوں پہ آئی تو ای دم یہ کہونگا قصۂ درد و غم
کہ شکستہ خاطری صنم ہے طریق عشق میں ناروا

جو کرونگا نالہ میں خستہ جاں تو قیامت آئیگی بیگماں
یہ زمین اور یہ آسماں مجھے اپنے دل میں بھینچیگے کیا

میں ہزار رنج و الم سہوں مگر اس خیال سے چپ رہوں
کہ غلام شاہ نجف کا ہوں جو ہے وجہ خلقت دوسرا

یہی مصطفےٰ کا وزیر ہے یہی آپ اپنی نظیر ہے
یہی دست رب قدیر ہے یہی دستگیر ہے خلق کا

یہ امین خالق نہ فلک یہ معین انس و جن و ملک
یہ ریاض خلد کی ہے مہک یہ گل حدیقۂ انما

عجب اسکا رنگ قبول ہے کہ یہ دیں کی اصل اصول ہے
جو یہ باغ شرع کا پھول ہے تو یہی ہے بلبل حق سرا

یہ شقیق نور محمدی یہ فروغ طلعت احمدی
یہ نگین خاتم سرمدی یہ خدا کی شان کا آئینہ

یہ خدیو کشور مرتبت یہ مراد خلقت شش جہت
یہ دلیل جادۂ معرفت یہ چراغ انجمن ہدیٰ

یہ امیر حلقۂ مومنیں یہ وصی سید مرسلیں
یہ ولی خالق عالمیں یہ سپہر نیر اتقا

یہ بشر تھا چشم مجاز میں یہ علی تھا پردۂ راز میں
یہ کہاں تھا عجز و نیاز میں اسی بے نیاز ہی جلنا

یہ ورد و فا کی ہے آبرو یہ گل صفا میں ہے رنگ و بو
ہے اسی کی خلق کو جستجو کہ یہی ہے خضر رہ ہدیٰ

شہ ذوالفقار علی علی مہ نور بار خفی جلی
رہ کردگار رہ ولی رہ بوتراب رہ خدا

نہ پھر علی کی طریق سے رہو پیرو اپنے امام کے
کہ بتا دیا ہے رسول نے یہ عجیب نسخۂ کیمیا

وہ کمال معرفت علی ہو کمی نہ جسمیں زیادتی
کبھی کوئی پردۂ راز بھی جو اٹھے تو کیا نہ اٹھے تو کیا

یہ فروغ چشم بتول ہے یہ وہ مراد رسول ہے
یہی زوج پاک بتول ہے یہی دو جہاں کا ہے مقتدا

یہ ضیائے ماہ سپہر دیں یہ صفائی جنت عنبریں — یہ جلائے آئنہ یقیں یہ دُرِ خزینہ اصطفا
یہ خدا کے در کا فقیر ہے یہ امام عرش سریر ہے — یہ پیمبروں کا ظہیر ہے یہ ہی مشکلوں میں گرہ کشا
شرف شرف در اصطفا علو علو گل ارتضا — فلک آستاں ہے قل کفی اسد و غاشیہ لافتی

یہ علیم ہے یہ حکیم ہے یہ عظیم ہے یہ حلیم ہے — یہ رحیم ہے یہ کریم ہے یہ مجسم آیت کبریا
ہے وقوف اجر صلاۃ سے تو نماز قاعدے سے پڑھے — جو درود قبل سلام کے نہ پڑھے تو پڑھنے سے نفع کیا
نبی اور خالق انس و جاں یہی دو تو اسکے ہیں قدرداں — اسے جانتے نہیں دو جہاں تو پھر اسکا وصف کریگا کیا

جو رخ امام میں نور ہے وہ جواب جلوۂ طور ہے — یہ تجلیوں کا وفور ہے کہ سمجھ لیں معنی والضحیٰ
یہ عزیز جان رسول ہیں وہ خدا سے ربط حصول ہے — کہ یہ جو کرے وہ قبول ہے اب اس اختصاص کی حد ہو گیا
جسے اشتیاق جناں رہے یہ غرض نہیں کہ کہاں رہے — وہ غلام شاہ زماں رہے کہ نجات کا ہے یہ واسطہ

جو مئے ولا سے خراب ہے تو حساب ہے نہ کتاب ہے — نہ سوال ہے نہ جواب ہے وہ ہے اور چمن ہے بہشت کا
یہ وقار بخش وقار ہے یہ قسیم جنت و نار ہے — یہ ریاض دیں کی بہار ہے یہ سحاب رحمت کبریا
اگر ایک روٹی کے واسطے یہ قطار اونٹوں کی بخش دے — تو عجب کسیکو ہو کس لیئے کہ عطا کا ہے یہی مقتضا

شرف اور مرتبہ علیؑ رہے شکل مہر نہ کیوں جلی — یہ خدائے پاک کا ہے ولی یہ وصی رسول جلیل کا
چلی اسکی تیغ جہاں جہاں ہوا غل اماں کا وہاں وہاں — یہ نہاں نہیں کہ کہاں کہاں ہوئی اس سے معرکہ جانگزا
یہ نبیؐ کے دل کا قرار ہے یہ گل ہمیشہ بہار ہے — یہ خدا پسند نگار ہے یہ کبھی خدا سے نہیں جدا

کوئی آج تک نہ سمجھ سکا کہ علیؑ ہے اصل میں راز کیا — کوئی بندہ اسکو ہے جانتا کوئی مانتا ہے اسے خدا
ہے خدا کے گھر میں یہی ہوا مولود ہے ہم دل رسولؐ بھی شادکام — کہ یہی گود میں وہی لالہ فام جو بتان کعبہ کو توڑیگا
غم و رنج یاد ہوں کس لیئے نہ رسولؐ شاد ہوں کس لیئے — نہ یہ بامراد ہوں کس لیئے کہ خدا کے گھر سے وصی ملا

یہ وغا میں برق نظیر ہے یہ عطا میں ابر مطیر ہے — یہ امیر ابن امیر ہے یہ ہے فخر عبد مناف کا

یہ نہ کیوں ہو معجزہ یا علیؑ نہیں دخل عقل کا یا علیؑ
جو کسی نے کہدیا یا علی تو وہ گرتے گرتے سنبھل گیا

کوئی تحت میں ہو کہ فوق میں نہیں فرق عالم ذوق میں
کہ لیے ہے دامن شوق میں گل الفت شہ دوسرا

رہی دشمن امت احمدی مگر اس نے کی نہ کبھی بدی
تھی پسند مرضی سرمدی کہ لقب ہی کبھی تھا مرتضیٰ

وہ اجلّ و ارفع و محترم کہ ہے عرش صدر و ملک خدم
جو حدوث میں ہے لیے قدم تو فنا کو جانتا ہے بقا

مہ ضوفشاں فلک شرف خضر ہدا قمر نجف
دل مصطفےٰ اشرف سلف در باصفا گل جاںفزا

کرو کائنات پر اک نظر تو حقیقت آپ ہو جلوہ گر
رہے چپ کسی کی زباں مگر نہیں ایسی شان کا دوسرا

تھیں احد میں ایسی ہی دقتیں کہ خراب سب کی تھیں حالتیں
ادھر اہل کفر کی کثرتیں ادھر ایک عبد خدا نما

جو رسول کہتے تھے یا علیؑ مری پاس فوج پھر آگئی
تو یہ شیر بیشۂ صفدری معاً آکے کرتا مقابلہ

رہی غازیوں کو عزیز جاں یہ اڑا مگر وہ لڑا یہاں
کہ فضائے گنبد آسماں ہوئی ساز نغمۂ لافتیٰ

کبھی دل کی آنکھ سے دیکھئے شہ ذوالفقار کے مرتبے
کہ بغیر اسکے وسیلہ کے نہ ملے گا حشر تلک خدا

جو رہیں مطیع امام کے ہیں صلوٰۃ و صوم بھی کام کے
یہ اگر نہیں نام ہی نام ہے تو چلیگا نام سے کام کیا

وہ خدا کی بندہ نوازیاں وہ علیؑ کی روح گدازیاں
وہ کسی کی تفرقہ سازیاں کہ وفا کا خون ہی ہو گیا

یہ شفیع روز قیام ہے یہ حبیب رب انام ہے
یہ نبیؐ کے بعد امام ہے نہیں اسمیں شبہ و شک ذرا

شب ہجرت آپ یہ دیکھئے نہ عزیز جان ہوئی کسی
جو دیا رسول نے حکم اسے یہ خوشی سے فرش پہ سو رہا

وہ ریاضتوں پہ ریاضتیں وہ عبادتوں پہ عبادتیں
وہ سخاوتوں پہ سخاوتیں کہ خدا نے بھیجدی ہل اتیٰ

جو رسولؐ اسکے ہیں رتبہ داں تو خدا بھی اسکا ہے مدح خواں
ہے اس اوج و شان کی حد کہاں کہ بلند حد سے ہے مرتبہ

یہ ولی کلام اللہ ہے یہ وصی نبیؐ کی نگاہ سے
یہ علیؑ بلندی جاہ سے یہ سوار دوش رسولؐ کا

ہیں عیال فاقہ سے غم نہیں نہیں مال و زر تو الم نہیں
کہ عطا کے ولولے کم نہیں ہے کرم کا جوش بھی بڑھا ہوا

یہ خدا کا عاشق زار ہے یہ اسی پہ دل سے نثار ہے
یہ وہ جان خود وقار ہے کہ خدا بھی اسکو ہے چاہتا

یہ گل وفا یہ در شرف یہ مہ عرب یہ شہ نجف — اسے زیب عوی من عرف کہ یہ معرفت کا ہی آئنہ

یہ خبیر ہے یہ بصیر ہے یہ ظہیر ہے یہ نصیر ہے — یہ بشیر ہے یہ نذیر ہے یہ کتاب ناطق کبریا

یہ نبی نہیں یہ خدا نہیں۔ نہ خبر کہ کیا ہے یہ کیا نہیں — یہ مگر نبیؐ سے جدا نہیں یہ خدا سے بھی ہی ملا ہوا

ملک اسکے در کی ہیں پاسباں فلک اسکے گھر کا ہی آستاں — یہ کبھی تھا جلوہ فگن وہاں کہ جہاں گذر نہیں وہم کا

ہی نگاہ لطف شہ نجف کبھی اس طرف کبھی اس طرف — کسی شعر میں ہیں جو صف بہ صف لب کوثر اسکی ہو آشنا

یہ ہوا کہ اسکے ہوں لاڈلی ہیں غضب اگواہ سب ایک سے — نہ گھٹے ہوئے نہ بڑھی ہوئی ہے خدا پسند یہ سلسلہ

وہ حریم خانہ کبریا وہ نبی کے دوش پہ مرتضیٰ — وہ عروج امام انام کا کہ قدم پہ عرش بھی گر پڑا

وہ علی کے نعرے یہ دم بدم ابھی توڑتی ہیں بتوں کو ہم — کہ صنم کدہ نہیں یہ حرم یہ ہے کعبہ قبلہ زمانے کا

وہ بتان کعبہ کی خواریاں وہ علی کی کارگذاریاں — وہ نبیؐ کے دین کی یاریاں وہ خدا کے کام کا حوصلہ

وہ ظہیر حق کی ریاضتیں وہ چمکتی دین کی آیتیں — وہ خراب کفر کی حالتیں وہ بتوں کا عجز سے سر جھکا

وہ خدا کے گھر کی صفائیاں وہ نبی کی نغمہ سرائیاں — وہ کسی کی جلوہ نمائیاں وہ کوئی فریفتہ ادا

جو نبیؐ اٹھائے ہیں بار حق تو علی بھی کرتے ہیں کار حق — ہی خدا کے گھر میں قرار حق کہ عمل بتوں کا اب اٹھ گیا

وہ کسی کے منہ پہ ہوائیاں وہ کسی کے رخ کی صفائیاں — وہ تمام ساری لڑائیاں وہ سرور خاطر مرتضیٰ

وہ بتوں کے سجدے زمین پر وہ لگی ہی خاک جبین پر — کیا رشک کفر نے دین پر کہ یہ کیسا تفرقہ پڑ گیا

وہ نبیؐ کے دل کی شگفتگی وہ کسی کی جان کی خستگی — وہ ہر ایک بت کی شکستگی کہ نہ کفر و دین ہیں ہم سر

وہ نبی کی قدر فزائیاں وہ علیؑ کی عقدہ کشائیاں — سر دست ایسی صفائیاں کہ بتوں کا خاتمہ ہو گیا

وہ علی کے نعمے خوشی ملے کہ خوشی سے غنچہ دل کھلے — وہ کسی کا قلب نہ کیوں ہلے جو سنے اذاں کا غلغلہ

وہ ریاض کفر کی ابتری وہ نبی کی کھیتی ہری بھری — سر ساز ملت جعفری یہ علیؑ علیؑ وہ خدا خدا

یہ ہی شان حق کا وہ آئنہ کہ ہی جس سے شکل حق آئنہ — رہی کس طرح نہ یہ حق نما کہ ہی نور حق کا مجسمہ

یہ صفیٔ حق یہ سمیٔ حق یہ ولیٔ حق یہ وصیٔ حق — یہ خفیٔ حق یہ جلیٔ حق یہ سمجھ میں آئے تو آئے کیا

یہی قول حق یہی راز حق یہی ذکر حق یہی ساز حق — یہی وجہ نازش و ناز حق یہی دین حق کا ہے ناخدا

یہ جہاں ہے وہ مکان حق یہی آسمان جہان حق — ہے بلند اسی سے نشان حق یہی حق پرستوں کا پیشوا

یہ وزیر حق یہ سفیر حق یہ نصیر حق یہ ظہیر حق — یہ خبیر حق یہ بصیر حق یہ بشیر حق ہے دوسرا

کبھی جان کر دی فدائے حق کبھی جان لے لی برائے حق — نہ چھٹی زمام رضائے حق ہوئی لاکھ غدر تو کیا ہوا

ہے جمال اسکا جمال حق یہ ہے بے مثال مثال حق — رہے دل میں کیوں نہ خیال حق یہ جدھر رہا حق ادھر رہا

یہ دوائے قلب فگار حق یہ خوشی ہے کار گذار حق — ہے شعار اسکا شعار حق کہ یہ حق پرست ازل سے تھا

یہ رفیق حق یہ شہید حق اسے دیکھے شائق دید حق — یہ معین حق یہ کلید حق یہ شہید خانۂ حق ہوا

یہ ریاض حق میں وہ پھول ہے جسے قرب حق کا حصول ہے — جنھیں الفت اسکی قبول ہے انھیں حق نے دوست بنا لیا

یہ رضیٔ حق یہ رضائے حق یہ بقیٔ حق یہ بقائے حق — یہ وفیٔ حق یہ وفائے حق یہ ہمیشہ مرکز حق رہا

یہ کفیل حق یہ وکیل حق یہ سلیل حق یہ خلیل حق — یہ مثیل حق یہ جمیل حق یہ دلیل حق ہے بعد نبیا

اسے کون جانے سوائے حق کہ یہی ہے مظہر لقائے حق — جو رہا یہ جلوہ فزائے حق تو عروج حق بھی ہوا کیا

یہ خطیب حق یہ خطاب حق یہ نصیب حق یہ نصاب حق — یہ مجیب حق یہ جواب حق اسی حق سے کلام ہے دائما

یہ نہ کیوں ہو شیر زبان حق کہ یہی ہے تاب و توان حق — یہ امین حق یہ امان حق یہ ردیف حق تھا جہاں بھی تھا

یہ علیم حق یہ حکیم حق یہ کلیم حق یہ ندیم حق — یہ نسیم حق یہ مقیم حق یہ صراط حق کا ہے رہنما

یہ جلال حق یہ حسام حق یہ عزیز حق یہ امام حق — یہ ثبات حق یہ زمام حق اسے حق سے خاص ہے رابطہ

یہ قرار حق یہ وقار حق یہ نثار حق یہ حصار حق — یہ بہار حق یہ نگار حق یہ حریم حق کا شرف فزا

جو کیا کسی نے دفاع حق تو معاً اسی نے ڈالی شعاع حق — یہ مطیع حق یہ مطلع حق یہ فروغ حق کا سبب رہا

یہ مرید حق یہ مراد حق اسی حق سے ملتی ہے داد حق — اسی فکر حق اسی یاد حق اسے اختیار جزا سزا

اسے کون جانے سوائے حق کہ یہی ہے دل سے فدائے حق — سہے صدمے ہجر جلائے حق کبھی درد حق کا نہ کم ہوا

یہ جناب حق میں حبیب حق یہ حجاب حق میں قریب حق — یہ نقاب حق میں نقیب حق یہ کتاب حق میں حق آشنا

یہ مدیر حق یہ مدار حق یہ ازل سے عاشق زار حق — جو یہ زیب و زین کنار حق تو یہ حق فروز ہے آئنہ

سر اسی کا لائق تاج حق یہی جانتا ہے مزاج حق — یہی ظلمتوں میں سراج حق یہی دور کفر میں حق نما

ہے زبان حق یہ بیان حق کہ علی ہے روح روان حق — میں کہاں سے پاؤں زبان حق جو بیان حق کی کروں ثنا

مجھے کب مجال ثنا کی ہے یہ جھلک نبی کی ولا کی ہے — یہ عطائے خاص خدا کی ہے یہ شرف بھی جس نے عطا کیا

یہ ریاض قدس سے خوش بیاں وہ بہار ہے جو ہے بے خزاں — کہ ابوتراب سے قدرداں کے ہے نذر مایۂ بے نوا

مری پاس اس سے عزیز شے نہ کبھی تھی اور نہ آج ہے — دل زار فکر یہ تا بہ کے۔ کہ صلہ میں اسکے ملیگا کیا

یہی بیکسوں کا نصیر ہے یہی بےبسوں کا ظہیر ہے — یہی غمزدوں کا خبیر ہے یہی بے نواؤں کا آسرا

میں الم یہ گو کہ الم سہوں میں اگرچہ کشتۂ غم رہوں — مگر اس سے حال ستم کہوں نہ یہ تاب ہے نہ یہ حوصلہ

نہیں اس سے حاجت عرض کچھ نہ یہ رسم خلق ہے فرض کچھ — کہ ادائے وام ہو قرض کچھ میں کہوں تو کیوں کہوں ماجرا

کبھی کوئی یا نہ کبھی کوئی اسے فکر آپ ہے اپنوں کی — مری آرزو بھی بر آئیگی کہ یہ دل کا حال ہے جانتا

نہیں وجہ ذلت و عار شکر نہ ہے میری طبع پہ بار شکر — تہ دل سے شکر ہزار شکر کہ ہوا تمام یہ مرحلہ

فضائل جناب صدیقۂ طاہرہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا

نقاب چشم گرا اتنا کہ دل ہو کعبۂ راز — حجاب گوش اٹھا اتنا کہ آ سکے آواز

خبر نہیں ہے کہ یہ کس نے کر دیا پیدا — نظر میں ذوق تماشا جگر میں سوز و گداز

سنے جو گوش حقیقت نیوش سے کوئی — ہے ایک ہی وہ تری ہو کہ ہو مری آواز

ادھر یہ ضد کہ رہے آئنہ ہی پیش نگاہ — ادھر یہ شوق کہ حاصل ہو لطف راز و نیاز

شب فراق میں چھیڑوں تو ساز دل لیکن — وفور سوز سے نکلے گی کیا بھلا آواز

نکل کے خانۂ دل سے وہ سامنے آئے
اولٹ دے پردہ حاجب اگر یہ چشم مجاز

بکھر گئی رخ روشن پہ زلف شام ہوئی
گذر نہ جائے فضیلت کا وقت پڑھ لوں نماز

حجاب عشق ومحبت میں ہوگیا حائل
ادا اشاروں میں ہونے لگے ہیں راز و نیاز

رکا ہے آنکھ میں دم ہے دم مسیحائی
مریض غم بھی ذرا دیکھ لے ترا اعجاز

نمونۂ عدم اللہ ہو گئی شب غم
کسی نے بھی مری آواز پر نہ دی آواز

ہے خوف۔ چھوڑ نہ دیں ساتھ ناتواں نالے
مریض عشق نے بھی کی ہے ہمت پرواز

بدل گیا ہے تری بے نیازیوں کا رنگ
ہزار پردوں میں بھی چھپ سکی نہ میری نیاز

گھٹائیں اٹھی ہیں قدسی کوئی غزل چھیڑو
جو دل لبھاتے ہو اور ہو درست پردہ ساز

بلند حد سے نہ کیوں ہو محل راز و نیاز
بغیر حاجب و درباں در مراد ہے باز

حقیقت اپنی سمجھ۔ پیکر طلسم مجاز
کہاں کا سوز۔ کہاں کا الم۔ کہاں کا گداز

چھڑے کہیں یہ دو عالم میں حسن و عشق کا ساز
ہو ایک تیری ہی آواز یا مری آواز

وہ جان جاں بھی کبھی ہو جو گوش بر آواز
ہزار رنگ سے عاشق ہو پھر نوا پرداز

یہ اک نگاہ میں کیا کر گیا کوئی غماز
کہ ساز و سوز میں پہلا سا اب ہے سوز نہ ساز

نگاہ ناز بھی غماز یہ ستم انداز
کہ دل ہو خون تمنا سے قتل گاہ نیاز

چلے ہتھیلی پہ سر لیکے عاشق جانباز
کسی نے کھینچی ہے تیغ ادا بصد انداز

حقیقتاً یہی اسباب کامرانی ہیں
جنہیں سمجھتا ہے ناکامیاں حریص مجاز

کمند بن گئی مرغ دل حزیں کے لیئے
بڑھا یا سلسلۂ زلف خوب عمر دراز

تمہارا بچپنا۔ یادش بخیر کیا کم تھا
شباب بھی جو ہوا دلربا بصد انداز

صعوبت شب فرقت نے ساز چھیڑا ہے
جو بات منہ سے نکلتی ہے دل کی ہے آواز

سنا ہے تیغ ادا بے نیام ہوتی ہے — بڑھا ہے شوق شہادت میں عاشق جانباز

غرض کہ دل نظر دلربا نے ہی لیا — میں جان و دل سے فدائے نگاہ تفرقہ ساز

نظام نبض جو بگڑا تو رنگ بھی بدلا — نظر نہ آیا سرہانے پھر ایک بھی دمساز

اٹھائے پردے بہت اسکے رازداروں نے — کھلا کسی پہ مگر آج تک نہ راز نیاز

بڑھی ہے مشق تصور۔ وہی ہے پیش نظر — اسیکی ہر گھڑی کانوں میں آتی ہے آواز

تلاش ہے جو تجھے منزل حقیقت کی — سر نیاز سے طے پہلے کر لے راہ مجاز

دل اسکے کاکل پر پیچ کا ہے سودائی — میں کیوں ہوں صورت محمود اسیر زلف ایاز

چلے گا کیا کوئی دنیا میں آنکھ بند کیے — قدم قدم پہ ہے جب ہر جگہ نشیب و فراز

کھنچے ہیں ابرو خمدار فیصلہ کے لیے — ادائیں جھانوں میں تیغ ہونگی کیوں نہ کر لو نماز

شکار مرغ حقیقت نظر کے پھندوں سے — نہیں ہے سیر کے قابل فضائے بام مجاز

دل شکستہ اب اپنی زبان کیا کھولے — سنیگا کون کہ ٹوٹا ہوا ہے پردۂ ساز

سنا ہے راہ محبت میں مر مٹا قدسی — مگر تھا وہ بھی خدا بخشے عاشق جانباز

فنا کے بعد بھی قدسی ہے زندۂ جاوید — بہ فیض مدحت معجز نمائے ارض حجاز

نبیؐ کی لخت دل ام الائمۃ الاطہار — ابو الائمہ شہ ذوالفقار کی دمساز

علیؑ شکوہ علیؑ دبدبہ علیؑ سطوت — علیؑ وقار علیؑ پایگہ علیؑ اعزاز

بلند مرتبہ عالی مکاں رفیع الشاں — جلیل قدر جلالت مآب فخر حجاز

کریم جلوہ کریم امتناں کریم ادا — کریم دوست کریم آشنا کریم انداز

رضیہ طاہرہ صدیقہ فاطمہ زہرا — زکیہ مریم و کبریٰ گل حدیقۂ راز

بہم نوال عدیم المثال مفخر آل — خدا جلال محمدؐ جمال امام اعجاز

ضیائے اخترِ حق آب و تاب گوہرِ حق
ردیفِ یاورِ حق مرجعِ عراق و حجاز

علیؑ مثالِ علیؑ منزلت علی توقیر
علیؑ خصال علیؑ مرتبت علی انداز

شریکِ زندگیِ مرتضیٰ شفیعۂ حشر
امینِ رازِ خدا مصطفےٰ کی مایۂ ناز

فلک وقار فلک مرتبہ فلک رفعت
فلک سریر فلک آستاں فلک اعزاز

سحابِ جود و عطا مظہرِ صفاتِ خدا
سپہرِ بخشش و ایثار صاحبِ اعجاز

مطیعِ خالقِ یکتا مطاعِ خلق اللہ
فروغِ عرش جگر گوشۂ رسولِ حجاز

وہ عز و جاہ کہ خدام بارگاہ ملک
وہ ارتفاع کہ ہے عرش فرش پا انداز

ظہیرِ امتِ مرحومۂ نبیؐ کریم
نصیرِ دینِ مبین خدائے بندہ نواز

رسولِ پاک کی نظروں میں واجب التعظیم
خدا رسیدوں میں ہمیش آئی سرافراز

نبیؐ کے دل کے لئے اک خدا پسند خوشی
علی کے دم کے لئے ایک با خدا دمساز

تجلیِ رخِ زہراؑ ہے یہ تجلی ریز
کہ عرش سے بھی ہے پُر نور سرزمینِ حجاز

چلے جو راہِ ہدا میں یہ رہنمائے خضر
قدم قدم پہ دکھائے کرامتِ اعجاز

یہی صفیۂ یزداں ولیۂ رحماں
یہی تقیۂ ذیشان نقیۂ ممتاز

یہی ہے معدنِ حلم اور یہی ہے منبعِ صبر
یہی ہے مخزنِ حلم اور یہی ہے گنجِ نیاز

یہی سکینۂ عزت یہی سفینۂ نوحؑ
یہی مدینۂ عفت یہی امینۂ راز

یہی وقار وقار اور یہی عروج عروج
یہی علو علو اور یہی فراز فراز

یہی منزہ و معصومہ و مقدسہ ہے
یہی ہے طیبہ و پاکباز و بے انباز

یہی مجسمۂ رحمتِ خداوندی
یہی مقدمۂ عترتِ نبیؐ حجاز

یہی ہے پیکرِ دانش یہی ہے وجہِ وجود
یہی ہے دیدۂ بینش یہی ہے عینِ نیاز

یہی ہے آیت داور یہی ہے کلمۂ حق　　یہی ہے قول الٰہی یہی ہے مصحف راز

یہی صحیفۂ قدرت یہی خط ایجاد　　یہی حقیقت حقہ یہی بہار مجاز

یہی ہے کان قناعت یہی ہے جان رضا　　یہی ہے روح توکل یہی ہے دشمن آز

یہی وسیلۂ بخشش یہی مسیحۂ دہر　　یہی شفیعۂ امت یہی غریب نواز

یہی ارادۂ سبحاں یہی مراد خدا　　یہی جہان ارادت یہی محل نیاز

یہی ہے تارک لذات عالم فانی　　یہی ہے مورد آلام دہر تفرقہ ساز

عطاؤ فیض کے دریا ہیں موج زن دلمیں　　نہ ہاتھ میں زر و سیم اور نہ گھر میں زینت و ساز

پئے رسول خدا رحمت خداوندی　　پئے خدائے نصیری خدا نما دمساز

یہ نور خالق عالم یہ برگزیدۂ حق　　پیمبران الوالعزم میں بھی یہ ممتاز

عفیفہ اور صدف پاکزادۂ در عصمت　　ولیہ اور تمام اولیا میں سرافراز

وہ عرش صدر کہ ہیں تحت و فوق زیر نگیں　　وہ تاج قدر کہ ما تحت ہیں نشیب و فراز

زنان ہر دو جہاں سیدہ کی ہیں محکوم　　کسی زمانے کی ہوں اور ہوں کیسی ہی ممتاز

یگانہ گوہر سلک منیر معصومین　　فروغ سلسلۂ اہل عزت و اعجاز

جو اس وجود رضا کی زبان ہے قرآں　　تو اس لسان ہدیٰ کا کلام وحی طراز

قرارگاہ شرف رہنمائے راہ شرف　　سپہر ماہ شرف مہر خاور اعزاز

شرف خدیجہ کی حیدرؑ کے گھر کی آبادی　　نبیؐ کے دل کی تمنا خدا کی مایۂ ناز

مرض شفا ہو۔ الم ہو سرور۔ درد سکوں　　نگاہ لطف جو فرمادے از سر اعجاز

یہ سربلند بہ ذیل آئمۂ اطہار　　یہ سرفراز بہ خیل اجلۂ ممتاز

گواہ عصمت معصومہ ہیں منازل وحی　　شہید عظمت صدیقہ ہیں مدارج راز

غذا ہمیشہ تھی گو صرف خشک روٹی ہی
مگر تھا پھر بھی تو فاقہ ہی بیشتر دمساز

اسی کے حجرے میں پائے گئے جناں کے طبق
اسی فقیر منش کا ہے گھر بہشت طراز

بلند مرتبہ و ذیشرف حضور خبیر
بصیر کی نظر انتخاب میں ممتاز

ردائے پاک میں پیوند پر بھی ہیں پیوند
یہ رنگ فقر یہ انداز خاص بینت و ساز

شریک زندگی نفس مصطفےٰ ایسی
کہ بھر یاد خدا ایک باخدا دمساز

ابوالحسنؑ سے کبھی کی نہ کوئی فرمائش
یہ بے نیازی طبیعت یہ شرم کا انداز

مجاہدے میں شہ ذوالفقار کی ہمرنگ
مباہلے میں شریک رسول سرافراز

عدو کو چین نہیں ہے لحد سے تا بہ ابد
ہے اس کے بغض کا انجام بدتر از آغاز

جو فضہ کار گذار ایک دن تو آپ اک دن
یہ سادہ رنگی منزل یہ عدل کا انداز

خود اپنے ہاتھ سے گھر کا تمام کام کیا
رہا اگرچہ کسی دن مزاج بھی ناساز

ہوئی ہے عمر بسر فقر اور فاقے میں
کہ روز بھوک سے کرتا تھا رنگ رخ پرواز

اگرچہ انگلیوں کے پور پور ہیں لہو
مگر یہ آسیہ سائی ہیں خوش بہ عجز و نیاز

اسے نہ چین ملا جنت البقیع میں بھی
نئی طرح سے جفا پر جفا ہوئی آغاز

یہ جانتے نہ تھے مظلوم خفتگان لحد
کہ دست بدعت ابن سعود ہوگا دراز

ہوئی نمونہ عاشور - آٹھویں شوال
لب قبور سے نکلی فغان روح گداز

جو اسکی گود کے پالے تھے اسکی پہلو میں
ہوا ہے اون پہ بھی دست جفا و جور دراز

یزید بن گیا ابن سعود نا مسعود
ہے بلکہ اُس سے بھی دو ہاتھ بڑھ کی دست دراز

ہوئیں شہید شہیدان ظلم کی قبریں
دکھا چکا رخ انجام - صورت آغاز

کھدے مزار - ہوئی شق دل اہل الفت کی
ہوئی قیامت کبریٰ - بڑھا جگر کا گداز

مگر نہ ساز جفا۔ مدعا نواز ہوا
اثر ہی کیا ہوا۔ آثار کے مٹانے سے
بڑھا شہیدوں کے شیدائیوں کے خون کا جوش
ہزاروں ایسے رضا کار ہو گئے پیدا
فروغ جسکا خدا چاہے۔ کیا بجھے وہ چراغ
نہیں تھی کوئی بھی تقصیر خفتگان لحد
خدا کے واسطے قدسی کوئی غزل چھیڑو
مگر ہو ساز دل آویز نظم کا یہ رنگ
تری نماز کا اللہ رے جلوۂ اعجاز
در قبول پہ بے واسطہ ہی پہونچی نماز
ادائے بندگی ایسی کہ بے نیاز کو ناز
ہے بے نیاز سے باتوں کا وہ عجب انداز
تری نماز کے حاجب ہوں کیا حجاب مجاز
کسی کی زندگی روز و شب کا یہ انداز
نیاز کیش دل اور بند پھر زبان نیاز
تری نماز ہے خاموش ساز راز و نیاز
تری نماز کو تیرے وجود پاک پہ ناز
ترے خلوص کی اللہ ری طاقت پرواز
خدا کی یاد میں گرتے ہوئے ترے آنسو

ہوئی شہیدوں کی خاموشی۔ بر سر آواز
کھلیں اوبھر گئے کچھ اور بھی نقوش نیاز
دل اب۔ وہ دل نہ رہا سر بسر بدل گیا ساز
کہ کر دیں خاتمۂ ظالمان دست دراز
ستم کے جھونکے عبث ہیں ہوائے ظلم طراز
عبث غریبوں پہ باب ستم کیا گیا باز
کہ بند ساز طرب کی ہو دلگداز آواز
غزل کے پردے سے بھی نکلی جو سینہ آواز
ہزار پردوں سے بھی پھوٹ نکلا رنگ نیاز
کہ گوش پاک اجابت تھے گوش بر آواز
مگر وہ تو کہ اوسی طرح صرف عجز و نیاز
کہ جانے پائی نہیں گوش غیر تک آواز
حقیقت آپ ہی کھولے ہوئی ہے گوش نماز
خوشی سے روزی پہ روزی نماز پر ہی نماز
جدا زمانے سے تیری نماز کا انداز
مگر پہونچتی ہے گوش سمیع تک آواز
بجائے ناز۔ ترے دل میں عجز اور نیاز
ہزار پردوں سے بھی رک سکی نہ تیری نماز
خدا پسند در آبدار راز و نیاز

نہ دیکھی آئینۂ فخر میں کبھی صورت
نہ بندگی شب و روز پر کیا کبھی ناز

نہ مجاز میں اللہ رے معرفت تیری
کہ تا حیات رہا عجز ہی ترا دمساز

ہے ایک مطلع مہر یقیں رخ پر نور
جبین پاک جو ہے جلوہ گاہ ناز نیاز

خدا گواہ نہیں تجھ سی عابدہ کوئی
تری نماز پہ معبود بے نیاز کو ناز

فروغ کو ہے سر عرش سے بھی فوقیت
ہے گو کہ خاک پہ آئینۂ جبین نیاز

ضیائے طور تجلی۔ فروغ عرش بریں
ترے جہان شرف کے ہیں یہ نشیب و فراز

وہ پچھلی رات کی سونی فضا کا دامن صاف
وہ خاک عجز پہ تاباں جبیں سے ماہ نیاز

دہان حق کی صدا اور تری دہن کی صدا
زمانہ دو کہے لیکن ہے ایک ہی آواز

کوئی جز آئینۂ عجز تھا نہ پیش نگاہ
جھکی ہی رہتی نہ پھر کس طرح جبین نیاز

علوِّ قدر اسی شان عجز سے ہے عیاں
کبھی نہ لائق معبود سمجھی اپنی نماز

ٹپک رہے ہیں مصلے پہ آنکھ سے آنسو
برس رہے ہیں در آبدار عجز و نیاز

ترا ہی جلوہ ہے دونوں طرف تجلی ریز
وہ ہو حقیقت حقہ کہ ہو بہار مجاز

ترے عدو سے ہے ناراض ایزد یکتا
ترے محب سے ہے راضی خدائے بے انباز

کبھی نہیں ہوئی مقبول بارگاہ خدا
بغیر تیری ولا کے نمازیوں کی نماز

پڑھوں میں اب کوئی پر نور و دلنشیں مطلع
کہ سوز معتدل شوق سے درست ہے ساز

نہ ہو رسول کی آواز کیوں تری آواز
کہ سر سے پاؤں تلک ہے رسول کا انداز

خدا گواہ کہ تیری بھی معرفت ہے محال
ہے تو ہی سر خفی اور تو ہی کاشف راز

ہے تو ہی نور نگاہ خدیجۃ الکبریٰ
ہے تو ہی چشم و چراغ نبی سرافراز

تری محبت بے لوث جس کے دل میں نہیں
نہ صوم صوم ہے اسکا نہ ہے نماز۔ نماز

خدا گواہ وہ مصنوع لاجواب ہے تو ۔۔۔ کہ جس پہ صانع با اقتدار کو بھی ہے ناز

ہے دلنشین امام و رسولؐ تیری بات ۔۔۔ خدا پسند ہے تیرا کلام وحی طراز

نہ سن سکے ترے پر درد بین ہمسائے ۔۔۔ نبیؐ کے بعد ترے دل میں تھا یہ سوز و گداز

ملال رنج و دروزہ کریں تری محب ۔۔۔ تری ولا کا ہے انجام بہتر از آغاز

جو ناپسند تجھے ۔ وہ خدا پسند نہیں ۔۔۔ تری رضا ہے ۔ رضائے خدائی لاانباز

ترے چمن کی ہوا ۔ کفر سوز و دین نواز ۔۔۔ ترے سخن کی صفا ۔ دیں فروز و کفر گداز

مقام قرب میں تو اک خدا رسیدہ کنیز ۔۔۔ محل فخر میں تو اک وجود مایۂ ناز

ترے حضور میں حوّا کو بھی خلوص بہت ۔۔۔ تری جناب میں مریمؑ کو بھی کمال نیاز

اجل قریب ہے یوم حساب دور نہیں ۔۔۔ تری عدو کو ہے کیوں عیش چند روزہ پہ ناز

تری بکائی ہوی خشک روٹیاں جو کی ۔۔۔ فقیر بن کے ملک لے گئے یہ عجز و نیاز

ترے حسینؑ و حسنؑ تیری آنکھ کی تارے ۔۔۔ فروغ دین مبیں نیّرین مشرق راز

حسنؑ سرور دل نفس احمد مختار ۔۔۔ حسینؑ چشم و چراغ رسول سرافراز

دکھایا کرتے تھے یہ تیری دو نو آئینے ۔۔۔ تری ہی تربیت دل فروز کے انداز

یہ تیری طرح بنے برگزیدۂ باری ۔۔۔ یہ تیری مثل رہے سالک طریق نیاز

حسنؑ کی صلح بھی فتح مبین نبی واللہ ۔۔۔ برنگ صلح نبی مصلحت شناس حجاز

حسینؑ سید خونیں کفن کی میں قرباں ۔۔۔ دکھا دیئے تری صبر جمیل کے انداز

غریق موجۂ خون دل و جگر ہو کر ۔۔۔ نہ ڈوبنے دیا بحر فنا میں دیں کا جہاز

ہو تیری خاک قدم جسکی آنکھ کا سرمہ ۔۔۔ وہ آنکھ بند کیے طے کرے طریق نیاز

بہار تیرے چمن کی خزاں ہوئی لیکن ۔۔۔ ریاض دیں کا وہی رنگ ہے وہی انداز

اگرچہ رہتے تھے مہمان گھر میں فاقہ و فقر — ترا ہی بابِ کرم پھر بھی تھا فقیر نواز

خدا کے فضل سے باقی ہیں مدعای دلی — جھکائیں سر تری چوکھٹ پہ کیوں نہ اہل نیاز

خدا گواہ ترا فیض و بخشش و ایثار — یتیم پرور و مسکیں رس و اسیر نواز

امیدیں لے کے تری آستاں پہ آیا ہوں — ترا یہ قدسی ناشاد بھی بقلب گداز

جو تیرا دستِ کرم چاہے اے کریم انداز — تو نامرادِ ازل کا در مراد ہو باز

بدل دے میری غم و ہم کو عیش و راحت سے — دکھادے منتظر فضل و لطف کو اعجاز

سوائے رنج و الم بیکسی کی دنیا میں — نہیں ہے اور کوئی میرا مونس و دمساز

خدا گواہ۔ بہت شوق مدح ہی دل میں — حجاب سوز مگر ہوچکا ہے پردۂ ساز

نہ دل ٹھکانے کوئی دم نہ عقل و ہوش بجا — بہ قدر ذوق ہو کیا شوق مدح۔ ساز نواز

نہیں ہے قلب کو یارائی نوحۂ جانکاہ — جگر میں بھی نہیں تاب فغان روح گداز

ہیں دیر سے درِ دولت پہ دے رہا ہوں صدا — بصد ہزار امید و بصد ہزار نیاز

نہیں پھرا تری دروازے سے کوئی محروم — مراد مجھکو بھی مل جائے اے فقیر نواز

ملا ہے تجھکو وہ اعجاز قلب ماہیت — کہ اک نظر میں مری دل کا سوز آپ ہو ساز

میں کیوں زباں سی کہوں مقصد دل ناکام — خدائے پاک نے تجھکو کیا ہی واقف راز

ادھر بھی ایک نظر بہر شبرؑ و شبیرؑ — ہوا ہے خون تمنا سے دل شہید نیاز

خبر لے اب کہ مخالف ہوائیں چلتی ہیں — بھنور میں یاس کی ڈوبے نہ میری دل کا جہاز

عدو کی جان نہ رہیں نامرادیاں دل کی — خدا کے واسطے جلد اب در مراد ہو باز

میں حشر میں نہ ہوں رسوائی معصیت للہ — ہو تیری چادر رحمت۔ گنہگار نواز

ترا غلام ہوں۔ دنیا و آخرت میری — ترے طفیل میں ہو جائے رشک اہل نیاز

منقبت امام الاولیا حضرت حسن مجتبیٰ علیہ السلام

واحسرتا نہ دل نے رکھا مجھے کہیں کا — پہلو میں رہ کے نکلا یہ سانپ آستیں کا

کچھ بھی اگر کسی کا قابو ہو چشم و دل پر — ہے دیکھنے کے قابل جلوہ کسی حسیں کا

چیں بر جبیں تو تھے ہی ابرو پہ بھی بل آیا — کاہے کو اب کھلے گا عقدہ دل حزیں کا

ویرانۂ دل اور وہ رشک ہزار خورشید — روشن ہوا ستارہ اجڑی ہوئی زمیں کا

کافر کی جو ادا ہے وہ کفر آشنا ہے — انکار کا الف ہے قشقہ نہیں جبیں کا

آئے جو میرے گھر تو غیروں کے ساتھ آئے — دل اور بھی دکھایا ناکام و دل حزیں کا

نکلے تو نکلے کیونکر کافر سے مطلب دل — ہاں کا علاج سب ہے چارہ نہیں نہیں کا

میری لحد کی مٹی برباد کر رہا ہے — کیوں آسماں ہوا ہے دشمن اسی زمیں کا

تلخی میں یہ حلاوت جادو نہیں تو کیا ہے — دشنام میں بھی تیری ہے لطف انگبیں کا

سودائی عشق جاناں ہیں صبح و شام یکساں — ہے چشم و دل میں نقشہ زلف و رخ حسیں کا

ملتی نہیں ہے کوئی دیکھی بھی اب کسی کو — یاروں نے خوب اوڑایا مضمون آستیں کا

کافر نگہ بتوں سے دل کس طرح بچائیں — رخ تو ہے سوئے دل ہی ہر تیر دلنشیں کا

بلبل کو اور مجھکو رکھا ہے ایک ہی جا — دل تاکہ ہمنشیں سے بھلے نہ ہمنشیں کا

وہ تو نہیں ہیں دلمیں لیکن ہے داغ ہجراں — آئینہ دار ہنکر بے مہری مکیں کا

کوئی فروغ پائے ایذا کوئی اٹھائے — نام آپکا ہو روشن اور دل دکھے نگیں کا

سب آپکی نظر سے دنیا کو دیکھتے ہیں — لینے لگا کوئی کیوں اب نام سیر بیں کا

مظلوم کی فغاں سے اے آسماں خبردار — اچھا نہیں ستانا اک بیکس و حزیں کا

دم آنکھ میں رکا ہے وا چشم شوق بھی — نظارہ کرتے جاؤ ہنگام واپسیں کا

بے قدر اسے نہ سمجھو بیکار اسے نہ جانو
ہے دل کے آئینہ میں جلوہ امام دیں کا

دلدادۂ محمد شیدائے ربِّ امجد
قائم مقام احمد سر خیل متقیں کا

حلال مشکل دیں خورشید منزل دیں
روشنگر دل دیں ہر کام شاہ دیں کا

سرو ریاض ایقاں معنی فروز قرآں
نور بیاض عرفاں منظور عارفیں کا

توحید کا مبصّر تثلیث کا مقصّر
قرآں کا مفسر مصلح مزاج دیں کا

خلق خدا میں شامل ربّ علا میں واصل
فاروق حق و باطل صدیق راستیں کا

طرۂ کلاہ دیں کا جلوہ نگاہ دیں کا
ہالہ ہے ماہ دیں کا سالک ہے راہ دیں کا

تو حاکم شریعت تو ہادی طریقت
تو محور حقیقت تو آسماں یقیں کا

دلبند مرتضیٰ ہے منظور کبریا ہے
عالم کا ناخدا ہے ناصر ہے مومنیں کا

عالی تبار تیرا برتر وقار تیرا
پروردگار تیرا تو عالم آفریں کا

محبوب کبریائی مطلوب مصطفائی
مرآت حق نمائی آویزۂ گوش دیں کا

سر حلقۂ اکابر تاج سر اکابر
ہر دفتر اقاصر سردار عالمیں کا

مقصود حق تعالیٰ محمود حق تعالیٰ
مودود حق تعالیٰ مقبول صادقیں کا

مسند نشین رفعت مہر نگین رفعت
چرخ زمین رفعت برج آفتاب دیں کا

تو قدر منزلت کی تو جان شش جہت کی
تو شمع معرفت کی تو نور عارفیں کا

تو عرش آستاں ہے تو لامکاں مکاں ہے
محسود آسماں ہے رتبہ تری زمیں کا

بوئے گل وفا ہے سرچشمۂ عطا ہے
مخدوم دوسرا ہے حامی ہے اہل دیں کا

ایمان کا مبشر امکان کا مدبر
ایقان کا مصوّر سرکوب منکریں کا

نور خدا بخلقت شمس الضحیٰ بہ طلعت
صورت نمایہ وحدت آئینہ شرع دیں کا

سلطان انس و جاں ہے دارائے کن فکاں ہے — جلوہ جہاں جہاں ہے تیرے فروغ دیں کا
تو نور مہر خلقت تو مہر چرخ صفوت — تو شمع بزم قدرت تو پھول باغ دیں کا
تو دل فروز عزت تو اوج بخش رفعت — تو مقتدائے امت تو آفتاب دیں کا
سرسبز باغ ایماں پرضو ایاغ ایماں — روشن چراغ ایماں پروانہ شمع دیں کا
مہر سمائے ایماں جوہر نمائے ایماں — ظل ہمائے ایماں سالار صالحیں کا
حصن حصین ایماں حبل متین ایماں — ماہ مبین ایماں خورشید اوج دیں کا
اصل اصول ایماں شرط قبول ایماں — وجہ حصول ایماں باعث رواج دیں کا
صبح بہار ایماں حسن نگار ایماں — بحر وقار ایماں عرش آسمان دیں کا
شان نشان ایماں جان جہان ایماں — روح روان ایماں دل خیر مرسلیں کا
باران زرع ایماں گلچین فرع ایماں — ہادی شرع ایماں مرکز خطوط دیں کا
پشت و پناہ ایماں نور نگاہ ایماں — قندیل راہ ایماں سرتاج مومنیں کا
ارحام طیبہ میں تسبیح خواں رہا تو — تجھ سے کھلا تقدس اصلاب طاہریں کا
مہتاب ہو کے نکلا پرتو جو تیرے رخ کا — خورشید بن کے چمکا جلوہ تری جبیں کا
تجھ سے شرف کو تجھ پر عجب عجیب کو — تجھ سے علو علو کو تجھ پر یقیں یقیں کا
روز ازل سے تجھکو اللہ نے کیا ہے — ختم رسل کا نائب سردار مومنیں کا
نیرنگ آسماں سے تیرے گدا ڈریں کیوں — عشرت کی شین ہوگا عسرت میں حرف سیں کا
تیری ولا کا جذبہ دل میں اگر نہیں ہے — مقبول حق نہ ہوگا شکریہ شاکریں کا
سجادۂ رضا پر وہ پرخلوص سجدے — تھا سرفگندہ جن پر سردار ساجدیں کا
جو تجھکو چاہتا ہے اور تیرے غیر کو بھی — وہ تجھ سے منحرف ہے شیدا ہے اہل کیں کا

تو میر رہروان سر منزل تقرب
تو خضر پے خجستہ منہاج عارفیں کا

نامی پیمبروں سے ذیجاہ مرسلوں سے
پایہ بلند تر ہے احمدؐ کے جانشیں کا

اسلام کا مروج ایمان کا محافظ
اسرار کا خزانہ - سر رب عالمیں کا

اسلام مسلمیں کی تصدیق کرنیوالا
کافور کرنے والا الحاد ملحدیں کا

پھر کیوں نہ ذات شہ سے وابستہ نیکیاں ہوں
رکھی خدا حسنؑ جب نام اس مہ مبیں کا

واللہ خال و خط میں ممکن نہیں تقابل
زہراؑ کے دلربا سے کنعان کے حسیں کا

محتاج و بے نوا کی حاجت روائیاں کیں
مسرور کر دیا دل مغموم و دل حزیں کا

مدح امام دیں میں عاجز نہ کیوں ہو قدسی
مشکل ہے وصف مشکل مولائے مومنیں کا

ناممکن العمل ہے احصائے فضل ہاں ہاں
محمود کبریا کا ممدوح عالمیں کا

اے بیکسوں کے والی اے غمزدوں کے حامی
ہے رنج روز افزوں میرے دل حزیں کا

حال زبوں ہے میری تو کس لیئے ہے غافل
تیرے سوا سہارا مجھکو نہیں کہیں کا

فضائل مولانا و مولی الکونین حضرت امام حسینؑ علیہ السلام

سب کی نظر بچا کر کس نے کیا اشارہ
پھوٹی زمیں سے کونپل - ٹوٹا فلک سے تارا

کس نے تسلیاں دیں محروم مدعا کو
بچلے پھر تڑپ کر دل نے کسے پکارا

اٹھ اٹھ کے درد کسکو بیچین کر رہا ہے
کس دل فگار کو ہے اک آہ کا سہارا

جانکاہ غم سے اب تو یہ حال ہو گیا ہے
پھر ضعف نے بٹھایا اٹھا اگر قضارا

تیر جفا ہے کسکی چٹکی سے چھوٹنے کو
کس کے دل و جگر ہیں آمادہ مدارا

اللہ ری سوز پنہاں آفت ہے آہ سوزاں
گرتا ہے برق بنکر اٹھتا ہے جو شرارا

بھولی سی بھی کسنیکا دیکھیگا حال کیا وہ
خود بیں خود نما ہے خود مطلب و خود آرا

یہ کسکی زندگی ہے موقوف آہ و شیون — کس کے لئے نہیں ہے جز موت کوئی چارا

رو رو کے اشک حسرت دریا بہا گئے کس نے — بحر الم کا کس سے ناپید ہے کنارا

دست جنوں ابھی سے کیوں کانپتا ہے آخر — یہ کسکے جیب و دامن کرتے ہیں پارہ پارہ

یہ آگ کس غضب کی دل میں لگی ہوئی ہے — رگ رگ ہے برق سوزاں جلتا ہے جسم سارا

تیر ستم پیاپے کس پر برس رہے ہیں — ہر زخم کو ہے کس کے لطف خلش گوارا

لب تک فغان حسرت آئی یا نہ آئے — درد دل حزیں ہے چہرے سے آشکارا

ظالم نے بیرخی سے کیوں جان لی کسیکی — کافی تھا بھر عاشق ابرو کا اک اشارا

آلام روح فرسا جھیلے کوئی کہاں تک — اب صبر کی ہے طاقت اور ضبط کا نہ یارا

حسرت کے داغ لیکر جاتے ہوئے جہاں سے — باغ جہاں کی جانب کس نے کیا نظارا

بالیں پہ کون آیا کس نے کہا تڑپ کر — قصہ ہی ختم کر دے بیمار کا خدارا

انجام زندگی کو دیکھو اگر نظر ہو — ہر منزل عدم ہی دنیا کا ہے کنارا

گردوں کے ظلم سہ کر جینے سے تنگ آکر — ڈھونڈا ہے کس حزیں نے شبیر کا سہارا

شبیر شاہ اکرم شبیر رشک آدم — شبیر فخر عالم - عالم فروز تارا

شبیر امام برحق شبیر مرکز حق — شبیر حسن مطلق شبیر عرش آرا

شبیر مظہر حق شبیر منظر حق — شبیر داور حق شبیر حق کا پیارا

نجم سپہر عزت ماہ سمائے عفت — خورشید برج عصمت زہرا کا ماہ پارا

مشکلکشائے عالم فرمانروائے عالم — رونق فزائے عالم خورشید عالم آرا

یہ ناخدائے امت یہ آفتاب ملت — یہ مصطفےٰ کی صورت کونین کا سہارا

ضو شمس اعتلا کی تصویر مصطفےٰ کی — تنویر کبریا کی رب علا کا پیارا

دل ٹوٹنا تمہارا اُسکو نہ تھا گوارا / کس کا اشارہ پا کر گوہر ہوا دو پارہ

دنیا ہو یا کہ عقبےٰ مرقد ہو یا کہ محشر / ہم کو تو ہر جگہ ہے مولا ہی کا سہارا

جام ولائے مولا پینے میں ای سبک سر / بے سود استشارا بیکار استخارا

پی بادۂ ولا پی کیوں پیش و پس تجھی ہے / اے بیخبر یہ مے تو حق کو بھی ہے گوارا

عقناد با چکے تھے کفار ظلم آرا / اُس سے زیادہ تو نے اسلام کو ابھارا

تیری تجلیوں کی چاہی جو کچھ نمائش / کونین آفریں نے کونین کو سنوارا

تو مجتبیٰ کا بھائی تو فاطمہ کا جانی / تو مرتضیٰ کا دلبر تو مصطفےٰ کا پیارا

بے انتہا مسرت ہوتی تھی مصطفےٰ کو / تیرے رخ حسیں کا کرتے تھے جب نظارا

اوس پاک سلسلے کی تو تیسری لڑی ہے / احمد کے بعد ہیں جو سردار خلق بارا

مخلوق شش جہت کا یہ ہے حل عقدوں میں / بے تیری معرفت کے دشوار ہی گذارا

خالق نے نام تیرا عرش بریں پہ لکھا / بیت الشرف میں تیری قرآن کو اوتارا

اے حاکم دو عالم تو حکم اگر کبھی دے / فولاد موم ہو جائے اور موم سنگ خارا

شیر خدا کی صورت رن میں کیا ہی تو نے / گردن کشان دیں کو اک ضرب میں دو پارا

تو نور و تاب انجم تو روشنی قمر کی / تو مہر کی تجلی تو عرش کا ستارا

ہوتی رہیں جفائیں آتی رہیں بلائیں / ان آفتوں میں بھی تو ہمت مگر نہ ہارا

مر کے بھی تو نے حق کو باقی رکھا جہاں میں / حق نے تجھے بنایا شاہ امم کا تارا

مقبول بارگاہ خلاق انس و جاں تو / امت کے عاصیوں کی بخشش کا تو سہارا

نازش ہمیں نہ کیوں ہو خوش قسمتی پر اپنی / تجھسا امام برحق ہے پیشوا ہمارا

اللہ رے فکر خلقت رہکر اسیر غم بھی / اُسکی مدد کو پہونچا جس نے تجھے پکارا

راہب کو بخشے بیٹے فطرس کو دیدیئے پر
دونوں کی قسمتوں کا چمکا دیا ستارا

دشمن بہت چھپائیں پھر بھی نہ چھپ سکینگی
تیرے کرم کی باتیں ہیں عالم آشکارا

تاروں کی انجمن میں تو چاند چودہویں کا
فردوس کے چمن میں تو صدر بزم آرا

ہنگام غیظ تیری شمشیر تیز دم سے
جسم عدو ہے کیا شئے ہوں کوہ پارہ پارا

فرزند بھی ہیں تیرے رشک ذبیح و اسحٰق
ماں باپ ہیں جو تیرے فخر خلیل و سارا

تو رہنمائے منزل تو خضر جادۂ حق
تو شمع معرفت کی تو دین کا ستارا

عالم فروز ہو پھر جلوہ ترا نہ کیونکر
جب عرش کبریا کا ہے تو ہی گوشوارا

بچے کی بھی جدائی دل سے قبول کرلی
ہر نبی کو تیری خاطر تھی کسقدر گوارا

اے مرجع دو عالم کیا فخر اگر کہوں میں
سائل ہیں تیرے در کے نوشیروان و دارا

خلق عمیم سے تو کرتا رہا ہمیشہ
با دوستاں تلطف با دشمناں مدارا

پہونچے فلک پہ جلوے تیری عبادتوں کے
گردوں سے تیرے گھر میں نازل ہوا ستارا

تجھکو اگر خدا نے دیدی خدائی اپنی
اچھا کیا کسی کا پھر اس میں کیا اجارہ

اسلام کی رگوں میں تیرا لہو جو پہونچا
مردہ بھی دم کے دم میں زندہ ہوا دوبارہ

تو سورۂ امامت کی تیسری ہے آیت
تو مصحف کرامت کا پانچواں ہے پارا

تیرے سبب سے خلقت کونین کی ہوئی ہے
جز تیرے دو جہاں کا پھر کون ہو سہارا

تیری ثنا میں اتریں یہ نور آیتیں بھی
کردی رسول نے بھی توقیر آشکارا

اللہ و مصطفےٰ جب تیرے مدیح خواں ہیں
قدسی کو پھر ہو کیونکر تیری ثنا کا یارا

اے سرور دو عالم یہ منقبت سرائی
تیری ولا کا جذبہ کرتی ہے آشکارا

بہر ظہیر کوئی تیرے سوا نہیں ہے
ہو اک نظر عطا کی میری طرف خدارا

فضل و عطائے حق بھی ہو بیحساب مجھ پر
تیری نگاہ رحمت کردے اگر اشارا

فضائل امام الکونین حضرت علیؑ ابن الحسین سلام اللہ علیہما

پھر گلستاں میں بہار آئی کھلے گل ہر سو
پھر قفس میں دل آشفتہ ہوا بے قابو

پھر مجھے یاد بہار آئی بہ اندازۂ ذوق
میری آنکھوں سے ٹپکنے لگا پھر دل کا لہو

اثر نامیہ دیکھوں تو میں کیونکر دیکھوں
سوزش قلب سے آنکھوں میں بھری ہیں آنسو

دل و دلدار کے ہم رنگ ہیں یہ لالہ و گل
جس سے ہوتا ہے عیاں سوز دروں جوش نمو

ہے غضب دل سا یگانہ بھی ہوا بیگانہ
کر دیا چشم فسوں ساز نے کیسا جادو

دل ہے اور وہ قدر انداز کماں ابرو ہے
جانبری کا نظر آتا نہیں کوئی پہلو

ان سے کس منہ سے میں کچھ شکوۂ بیداد کروں
اون پہ کیا زور ہو جب دل پہ نہیں ہے قابو

ظلم سہنے ہی پڑینگے جو سلامت ہے یہ دل
دل نہ ہوتا تو نہ ہوتا میں شہید ابرو

درد انگیز و ہم آہنگ فغاں دل ہے
کون سن سکتا ہے قمری کی صدائے کوکو

سوزش درد و الم رشک صد آسائش ہو
چاک دل کا جو کریں سوزن مژگاں سے رفو

بیخود عشق ہوں آوارہ و سرگشتہ ہوں
درد الفت بدل و طوق مذلت بہ گلو

دل کہاں تک نہو دلدادۂ نیرنگی حسن
دلربا اونکی ادائیں ہیں کرشمے دلجو

دم نکل جائے مگر اف نہ زباں پر آئے
مجھ سے اور ہجر میں چھوٹ جائے وفا کا پہلو

بھولکر ایک نظر بھی نہ کسی نے دیکھا
ہائے روتا ہی رہا کوئی لہو کے آنسو

آگ بستر میں لگا دیتا ہے سوز پنہاں
یا الٰہی رہے یہ سوختہ جاں کس پہلو

یاد آجائیگی فریاد کسی بیکس کی
نہ سنیں وہ نہ سنیں ساز صدائے تیہو

ہیں وفا مشرب و آشفتہ دل و خستہ جگر
وہ وفا دشمن و پیماں شکن و عربدہ جو

کوئی کانٹوں پہ چلائے بھی تو میں اُف نہ کروں
دل سے ہوں پیرو سجادِ امام خوشخو

نورِ حق پاک گہر۔ شمع حرم۔ جانِ جہاں
مہ جبیں۔ مہر لقا۔ آئینہ تن۔ آئینہ رو

رونق دہر۔ بہار چمنستانِ وجود
زینت عرش۔ چمن بند ریاض مینو

قبلۂ کون و مکاں ہادیِ گم کردہ رہاں
رہبر عالمیاں خضر طریق نیکو

چشم حق جنکی ہے مشتاق وہ دلکش خط و خال
دل حق جنکا ہے دلدادہ وہ پرخم گیسو

فیض حق جن سے ہے پہنچتا ہے وہ دست فیاض
لطف حق جن سے ٹپکتا ہے وہ چشم و ابرو

نور حق جلوہ نما جس سے ہے وہ لوح جبیں
شکل حق جسمیں نظر آئے وہ آئینہ رو

شان حق جس سے ہویدا ہے وہ شان عالی
ذات حق کی جو ہے آئینہ وہ ذات نیکو

ساربان حرم سبط رسول الثقلین
آدم آل عبا۔ روح بتول خوشخو

اب پڑھو مدحت حاضر میں وہ مطلع قدسی
جسکو سن سن کے محب شاد ہوں رنجیدہ عدو

ہر جگہ عالم ایجاد میں ہے تو ہی تو
چاند میں نور ستاروں میں ضیا پھولوں میں بو

چھوڑ سکتے ہیں تجھے اہل بصیرت کیونکر
جبکہ اک واسطہ ہے خالق و مخلوق میں تو

ہم ہیں کیا رب علا بھیجتا ہے تجھ پہ درود
پڑھلے قرآں میں یصلون ہی پھر ہے صلوا

چشم دل سے ترا جو فعل بھی دیکھا جائے
نظر آئینگے فضیلت کے ہزاروں پہلو

حوریں اسکی ہیں بہشت اسکی ہے کوثر اسکا
جسکا دل تیری محبت سے رہیگا مملو

عمر بھر لاکھ عبادت کریں تیرے اعدا
جائیگی اونکے دماغوں میں نہ فردوس کی بو

جانفزائی یہ ترے ذکر کی اللہ اللہ
روح بالیدہ ہوئی جاتی ہے بڑھتا ہے لہو

لب پہ ہے نام ترا۔ دل میں ہے الفت تیری
تیری تصویر تصور میں۔ نگاہوں میں ہے تو

جب کوئی درد رسیدہ نظر آیا تجھکو
دل بیکایک تڑپ اٹھا نکل آئے آنسو

حکم خالق سے نہ کی تو نے کبھی سرتابی — عمر بھر طوق اطاعت کا رہا زیب گلو

ایک عالم نہ رہ راست پہ کیونکر آتا — کردیے ختم ہدایت کے تھے جتنے پہلو

تیری توقیر نے کی قدر کی قدر افزائی — تو شرف بخش شرف تجھ سے علو کو ہے علو

ساز وحدت عجب انداز سے چھیڑا تو نے — ہر طرف گونج اٹھا زمزمۂ الّا ہو

جوش زن ہوں نہ کیسے دریای خلوص و تقویٰ — گرے سجادۂ طاعت پہ جو تیرے آنسو

تیرے شیدائیوں کی نیکیاں فردوس بہا — تیرے سودائیوں کی لغزشیں یکسر معفو

لب عزت نے کبھی تیری ثناخوانی کی — دست قدرت نے کبھی تیری سنواری گیسو

ظاہر اتجھ سے جب آئینہ صفات حق ہوں — بندگی کیا سمجھیں کہ دراصل ہے آخر کیا تو

ای علی ابن حسینؑ ای دل و جان زہراؑ — تو بھی مانند علی روح رسول خوشخو

تو بھی حیدرؑ کی طرح مسند احمدؐ کا وقار — فرق نفس نبی اور تجھ میں نہیں ہے سر مو

تو بھی اجداد گرامی کی طرح جان عروج — تو بھی آبائے مقدس کیطرح روح علو

نہ گیا درد جدائی نہ گیا دل سے ترے — شہ مظلوم کو چالیس برس رو یا تو

پائینگے تیری شفاعت سے گنہگار نجات — تیرے الطاف سے ہو جائینگے عصیاں معفو

معصیت کار و خطا وار و گنہگار ہوں میں — کچھ جو پرسش ہو تو سب کہہ دے زبان ہر مو

عمل خیر کسے کہتے ہیں میں کیا جانوں — رند ہوں رند پہ ستار رہے وجام و سبو

ہوں تہیدست مگر لب پہ ہے تیری مدحت — سر دامن غم شاہ شہدا کے آنسو

یا علیؑ حشر میں قدسی کی نہ رسوائی ہو — سایۂ دامن رحمت میں جگہ دینا تو

منقبت امام الاتقیا حضرت محمد باقر علیہ السلام

کمال ربط حسن و عشق بھی حیرت کے قابل ہے — مرادل ہے تمہارا دل تمہارا دل مرادل ہے

بھلا اہل ہوس کیوں مدعی عشق و الفت ہیں — کہ عشق آسان ہے لیکن وفائے عشق مشکل ہے

بہار زندگی دو پھول کھلے یہ رنگ ہے جنکا — کہ پیوست جگر پیکاں ہے اور پیکاں میں دل ہے

لہو کے اشک آنکھوں تک بڑی مشکل سے آئی ہیں — شریک زندگی ہر قطرۂ خون رگ دل ہے

تمناؤں نے آخر تنگ آکر چھوڑ دی منزل — نگاہ دلربا دیکھے جدھر اب اسطرف دل ہے

فغان ناتواں پہونچیگی کیونکر عرش اعظم تک — مسافر تھک گیا ہے راہ میں اور دور منزل ہے

شب غم بڑھ رہا ہے کاکل پرپیچ کا سودا — میں ہوں آزاد کیونکر۔ دل جو پابند سلاسل ہے

مہ نو دیکھتے ہی اک چھری سی چلگئی دلپر — کہ میری آنکھ سے اوجھل ابھی ابروئے قاتل ہے

کہانتک ضبط غم اب تو کوئی دلکش غزل چھیڑو — کہ یہ بھی ایک تدبیر کشود عقدۂ دل ہے

مدد اے جذبۂ بے اختیاری سخت مشکل ہے — گروں تو کیا کروں میں دل ہی بسمل دل ہی قاتل ہے

مری بربادی دل کا تماشا دیکھنے والے — سر مژگاں لہو کی بوند ہے یا خون شدہ دل ہے

تصور میں کسیکی چاند سی تصویر رہتی ہے — مرا دل ہے مرا دل یا کسی مہوش کی منزل ہے

ستمگر نے ہدف کر ہی دیا اللہ ری شوخی — کوئی کہتا رہا ظالم مرا دل ہے مرا دل ہے

وہ دنیا ہو کہ عقبی چین کیونکر پائیگا آخر — اگر ہمدم یہی دل اور یہی بیتابی دل ہے

مرے پہلو میں ہو یا عقدۂ گیسوئے پیچاں میں — کسی منزل میں دل ہو دلربا پھر بھی ترا دل ہے

جنون وحشت مجنوں کہانتک دشت پیمائی — تصور ہی تصور ہے نہ لیلی ہے نہ محمل ہے

لہو روتا ہوں اور گلشن بداماں ہوتا جاتا ہوں — بہار اسکی کسی کے نذر کردینے کے قابل ہے

محبت والے چلتے ہیں ہتھیلی پر لیے سر کو — چھری کی دھار۔ راہ عشق اے دل غافل ہے

کسیکی حسرتیں پامال ہو کر اسقدر نکلیں — کہ ذرہ ذرہ کوئے دلربا کا ایک دل ہے

خدا حافظ اگر نیاز الفت کا خدا حافظ — جگر کا لالہ و داور لالہ عقدۂ دل ہے

نہ چھیڑ اے نشترِ غم - تو بھی ناکام محبت کو — عزیز از جانِ دل - ہر قطرۂ خونِ رگِ دل ہے

کشائیش عقدۂ دل کی بہت دشوار ہے قدسی — مگر اُسکے لیے آساں ہے جو حلّالِ مشکل ہے

حقیقت آشنا - جانِ حقیقت - حق نما بندہ — محمدؐ اصطفا شبّیرؑ خو حیدرؑ شمائل ہے

خلیلِ کبریا سبطِ پیمبرؐ ہادیٔ برحق — دلیلِ راہ ہے شمعِ ہدیٰ ہے خضرِ منزل ہے

شفیع المذنبیں ہمدردِ عالم آیۂ رحمت — خدا کا نور ہے مہرِ مبیں ہے ماہِ کامل ہے

یمِ جود و عطا بحرِ عنایت چشمۂ بخشش — سحابِ فیض ہے ابرِ کرم ہے شاہ بادل ہے

خدیوِ مسلمیں سردارِ جنت سرورِ دلشیاں — امام المتقیں شاہِ زمن سلطانِ عادل ہے

ولیٔ حق مجسم نورِ باری مظہرِ قدرت — علیؑ کی جان نورِ فاطمہؑ - شبیرؑ کا دل ہے

تعالی اللہ ولیٔ حق کی حقیقت کا کیا کہنا — بظاہر چپ مگر دل سے عدو بھی اسکا قائل ہے

محمدؐ نام نامی اور کنیت ابو جعفر — لقب اسکا جو باقر ہے تو یہ احمد خصائل ہے

لیے ہیں اپنے سجادؑ آغوشِ تمنا میں — کنارِ مصحفِ ناطق میں چھوٹی سی حمائل ہے

مدینہ مشرق و مغرب ہے اس خورشیدِ زہراؑ کا — بقیعِ پاک کی جنت ہے اور یہ ماہِ کامل ہے

کوئی مطلع پڑھو اب حتِ حاضر میں اے قدسی — طبیعت جوش پر رحمت بھی فیاضی پہ مائل ہے

بلند از معرفت جیسے الوہیت کی منزل ہے — یونہیں ناقابلِ ادراک تیری شانِ کامل ہے

خدا شاہد - خدا کی شان کا تو ہے اک آئینہ — کوئی دو نو جہاں میں کب ترا مدِّ مقابل ہے

خداوندِ جہاں کی دوستی ہے دوستی تیری — جو تجھکو دوست رکھتا ہے وہی در اصل عاقل ہے

بہت دشوار ہے آساں نہیں اس پر قدم رکھنا — چھری کی دھار - تیری راہ اے سلطانِ عادل ہے

ترا دل موردِ الہام تو ایقان کا مصدر — ترا گھر منزلِ قرآں ہے تو قرآن کامل ہے

ترے احباب ہی کی زندگی ہے حاصلِ خلقت — چمن خلدِ بریں کا - دور سے - جو رونقِ محفل ہے

تری بیرو کی نظروں میں یہ دنیا کے فریب آئیں
مثال سایہ ہی۔ حرف غلط ہی نقش باطل ہے

موافق ہو نہیں سکتے ہیں تیرے دوست اور دشمن
جدا ہر اک کا رستہ۔ مختلف دونوں کی منزل ہے

جہاں اسکا جہاں اسکی۔ نبی اسکے۔ خدا اسکا
مرے مولا ترا دل جسکی ہمدردی پہ مائل ہے

نبی کی آن والا تو۔ خدا کی شان والا تو
خدا و مصطفےٰ سے ربط یکساں تجھکو حاصل

خدا و مصطفےٰ کی دشمنی ہے دشمنی تیری
عدو تیرا بڑا عاقل نہیں ہے سخت جاہل ہے

تری اصحاب کی نورانیت کا کیا ہو اندازہ
کوئی خورشید روشن ہے تو کوئی ماہ کامل ہے

علی مرتضیٰ کے مثل حق سے انس ہے تجھکو
حبیب کبریا کیطرح تو انسان کامل ہے

تری شان رفیع و رفعت عالی کا کیا کہنا
نبی سے رشتہ داری ہے۔ خدا سے قرب حاصل

ترا ہی در ہے ارباب حاجت مرجع دادی
ترا ہی گھر برائے آیۂ تطہیر۔ منزل ہے

تری انوار کی تنویر سے بزم جہاں روشن
تو ہی خلد بریں کی انجمن میں شمع محفل ہے

زمانے کو دکھائے کیوں نہ تو پیغمبری جلوے
تری خوں میں محمد مصطفےٰ کا خون شامل ہے

زمیں تیرے ہی گھر کی فوقیت کہتی ہے گردوں سے
جہاں بھر میں ملک تیرے ہی دروازے کا سائل ہے

خدا محفوظ رکھے خلق کو تیری عداوت سے
یہ آفت ہے مصیبت ہے بلا ہے زہر قاتل ہے

کمال حسن میں بے مثل تیرا حسن کامل ہے
ترا خالق بھی تیری موہنی صورت پہ مائل ہے

وقار اوصیائے انبیا سب تیرے ہے آئینہ
محب تیرا انہیں ارباب صفوت کے مماثل ہے

تجھے بھیجا ہے جس نے اے مجسم نور یزدانی
خداوند جہاں کی معرفت بھی اسکو حاصل

قدر چاکر۔ قضا دربان۔ ملائک تابع فرمان
خدا سے ملتی جلتی تیری ہی رفعت کی منزل

نہیں پائی ہے تو نے قوت خیبر کشائی ہی
ید طولیٰ تجھے مشکل کشائی میں بھی حاصل

دلوں پر سلطنت تیری ہے روحیں تیری تابع ہیں
سمجھنا تیری قدر و منزلت کا سخت مشکل ہے

اگر تیری زباں ہی کاشف اسرار یزدانی — خدای لم یزل کی علم کا مخزن ترا دل ہے

کتاب فضل تو ہی اور ہی تو ہی مصحف ناطق — زبان وحی تو ہی اور تو ہی قرآں کی منزل

نہ ہو کیوں آئینہ تو انبیا کی ہر فضیلت کا — رسولوں کے تمام اوصاف کا مرکز ترا دل ہے

تری دشمن نہ ہوتی تو نہ ہوتی خلقت دوزخ — جو تجھ سے منحرف ہے بس وہی جہیم واصل ہے

نہ ہوں دونوں جہاں کسطرح تیری بندۂ احساں — تجھی کو وجہ خلقت ہونیکا اعزاز حاصل

فرشتے آسماں سے آکے تیرا ذکر سنتے ہیں — یہ بزم پاک گویا گلشن جنت کی محفل ہے

تری صدقے میں ذاکر اور سامع دونوں مغفور ہیں — تری قربان کیسی رحمت دادار نازل

زبان پاک حق لائے کہاں سے قدسی عاصی — تری توصیف ای ممدوح باری سخت مشکل

لہو پھر ہوگیا دل جسپر تو نکے خون ہوئی سی — نگاہ لطف میری دل پہ بھی تو صاحب دل

تمنائے دل ناکام تجھ سے کیا کہوں مولا — کہ تیری دل پہ آئینہ ہی جو تجھ پہ خواہش دل

بجز تیری کہوں تو درد دل کس سے کہوں آخر — کشود عقدۂ دل ہو کہ تو حلال مشکل ہے

منقبت امام بحق ناطق حضرت جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

قیامت تک رہے آباد یارب کوی جانانہ — وہی ہی قدسی عندیہ ہو مجنوں کا کاشانہ

وہیں سے جاتی ہی باد صبا اٹکھیلیاں کرتی — سکھانے ہر گل رعنا کو طرز دلبرایانہ

نہ رکھیں پانوں ملجائے اگر تخت سلیماں بھی — وہیں کے رہنے والے بھیس رکھتے ہیں فقیرانہ

ارسطو نے وہیں جا کر لیا ہی درس دانائی — فلاطوں نے وہیں سیکھی ہیں اسرار حکیمانہ

وہاں مانند طور اک روز بھی جاتی اگر شاید — بگڑ جاتا کلیم اللہ کا طرز کلیمانہ

وہیں کے رہروؤں کا مشغلہ صحرا نوردی ہے — وہیں کی رہنے والوں کو پسند آتا ہی ویرانہ

کہیں بھی چین دل مضطر کو آسائش نہیں ملتی — اُسی کوچہ میں دم لیتا ہی جا جا کر یہ دیوانہ

نگاہیں رات دن رہتی ہیں وقف لطف اندوزی — ہمیشہ ہی رہا کرتا ہی اک عالم جداگانہ

مگر ہر سمت ہی کچھ آج ایسی آئنہ بندی — کہ ذروں سے بھی جلوے رونما ہیں بیحجابانہ

کہیں ساقی کہیں رامشگران نازنین پیکر — نہایت لطف سے آراستہ اک بزم رندانہ

کسی جا پر تکلف مسند گلدوز بچھی ہے — کہیں لٹکا ہوا ہے پردہ زرکار شاہانہ

اودہر شمعوں نے لو دی ہے کہ خیرہ ہوتی ہیں نظریں — ادہر آتا ہی جذب دل سے پروانے پہ پروانہ

نظر پڑتی ہی اک عالم کی یوں اسباب عشرت پر — نگاہ شوق دیکھے جس نظر سے روے جانانہ

نہ سمجھو محو نظارہ میں ہوں آئینہ حیرت — مرا منہ دیکھتی ہی چشم نرگس بیقرارانہ

ذرا جب آپ میں آیا دل قدسی تو یہ دیکھا — مرصع تخت پر وہ جلوہ گر ہیں بیحجابانہ

مصقل فرط آرائش سے ہیں ابروئے پر خم بھی — مصفا ہی اگر آئینہ حسن ملیحانہ

دل شیدا ہی جب سے کوچہ زلف چلیپا میں — گھڑی بھر کے لیئے وہ ہاتھ سے رکھتی نہیں شانہ

فقیر عشق کی مقبول ہو جائے دعا یارب — کرے افزائش حسن اور بھی پوشاک شاہانہ

سر اُنکے بھی جھکے ہیں پیش حسن گلشن جاناں — دلوں میں جا گزیں تھا جنکے دعوائے حریفانہ

چھپائے کیا چھپے شوق نظارہ اے چمن آرا — کشادہ چشم غنچہ بھی ہوئی ہے بیقرارانہ

سجاوٹ عقد پرویں کی نظر سے گر گئی بالکل — جو دیکھا چشم مہر و ماہ نے یہ جشن شاہانہ

وہ شمع حسن ہے مصروف شغل مجلس افروزی — خود اپنی جان عاشق دے رہی ہیں شکل پروانہ

نہاں اس رنگ سے باتو نہیں ہے تسخیر کی قوت — نسیم جانفزا ہیں جس طرح انداز مستانہ

قد موزوں کو اسکے سرو سے تشبیہ بیجا ہے — تجاہل عارفانہ کر کے کیوں کہلاؤں دیوانہ

ہمہ دم سحر ساحر کیا ہی کوئی جذب آزما قوت — خدا جانی ہی کیا اوسکی نگاہ دلربایانہ

ضیا افگن ستارے چھپ گئے خجلت کے پردے میں — جوا فشاں جنکے وہ آیا فراز تخت شاہانہ

میں ہوں محو نظارہ اور کوئی مجھ سے کہتا ہے ‏ ‏ یہی وہ ہے کیا جسکے ستم نے تجھکو دیوانہ

تری سینے میں پنہاں ہے اسیکا جذبۂ الفت ‏ ‏ اسی غارتگر جاں کا ترا دل ہے جلوہ خانہ

یہی وہ ہے عدو سے تیری جسکو آج الفت ہے ‏ ‏ یہی وہ ہے کبھی تجھ سے بھی جو رکھتا یارانہ

اسی سرمست ناز حسن کی دلکش اداؤں نے ‏ ‏ تجھے مدہوش کر رکھا ہے بے مینا و پیمانہ

سمجھتا ہے اسیکی برق ناز حسن کا جلوہ ‏ ‏ تری خاکستر دل کو نشان قبر پروانہ

اسیکے دیکھتے ہی بیخودی طاری ہوئی تجھپر ‏ ‏ برنگ خوں تری رگ رگ میں دوڑا جوش رندانہ

جہاں اب حسرتوں کا اک ہجوم عام رہتا ہے ‏ ‏ اسی دلمیں کبھی تھا اس پریرو کا جلوہ خانہ

اسی سے جنس جانبازی خریدی تیری ہمت نے ‏ ‏ دیا تونے اسیکو خود فراموشی کا بیعانہ

تماشا جلوہ زار طور کا تونے نہیں دیکھا ‏ ‏ اسی دربار میں بگڑا ترا طرز کلیمانہ

یہ سنکر خون رویا حالت آغاز الفت پر ‏ ‏ بتاؤں کیا ہوئی دل کی جو حالت بیقرارانہ

وفا نے مجھکو اظہار جفای یار سے روکا ‏ ‏ تقاضا درد دل کا تھا کہ پورا ہو یہ افسانہ

کبھی شان اس پری کی دیکھتا تھا دم بخود ہو کر ‏ ‏ کبھی حیرت زدہ آنکھوں سے ملبوس فقیرانہ

یونہیں تا دیر جب حیراں رہا میں صورت نرگس ‏ ‏ پڑی مجھپر بھی اسکی اک نگاہ دلربایانہ

ہوا بیچین وہ بیدرد آخر سوز الفت سے ‏ ‏ کہا اسطرح ظالم نے بصد انداز جانانہ

گلے مل مل کے سب آپس میں فرط شادمانی سے ‏ ‏ عیاں اک دوسرے پر کر رہے ہیں جوش یارانہ

گلے مل آ کے تو بھی اے اسیر درد مہجوری ‏ ‏ بسر کی ہے بہت زندان فرقت میں اسیرانہ

مبارک آج تجھکو کامران کام دل ہونا ‏ ‏ یہ ہے مولود صادق کی خوشی کا جشن شاہانہ

نوید جانفزا سنتے ہی میرا دل ہوا شاداں ‏ ‏ گلے اس شوخ سے ملکر کہا یوں بیحجابانہ

خدا شاہد کہ ہوں مست الست اے جان جاں میں بھی ‏ ‏ جو تو روز ازل سے عشق صادق میں ہے دیوانہ

طبیعت جوش پر آئی چلے اب دورِ صہبائی
مگر لے آذرا گردش میں جام چشمِ مستانہ

ضیائے روئے شیشہ سے اب جو اغ بتن تیغ داں تلے
بتوں کی یاد سے دل بن گیا تھا گو صنم خانہ

مرے سینے کو دیکھ اب جلوہ زار جذبۂ صادق
سنا ہوگا فروغ طور سینا کا بھی افسانہ

یہاں تو لن ترانی کہنے والا بھی نہیں کوئی
نگاہ شوق ہے لذت کش دیدار جانانہ

یہ وہ ہی مسند محبوب حق کی جس سے زینت ہے
خدا نے جسکے سر رکھا ہی اکلیل ملوکانہ

جناب صادق آل محمدؐ منبع حکمت
دل افروز خرد ہیں جسکے اقوال حکیمانہ

خدیو شش جہت قائم مقام سادس احمدؐ
ہیں جان بخش دو عالم جسکے انفاس مسیحانہ

اثر اندوز ہے جوش ولائے حضرت صادق
لب مداح پر ہے نغمۂ پُر کیف و مستانہ

پڑھوں وہ مطلع رنگیں کہ بدلے رنگ محفل کا
اگر دست حنائی سے پلا دے کوئی پیمانہ

مدارا دشمنوں سے اور محتاجوں سے یارانہ
زمانہ سے ترا رنگ طبیعت ہے جداگانہ

سبق آموز تسلیم و رضا طرز عمل تیرا
مزین بوریائے فقر سے تیرا جلوخانہ

شہنشاہوں کی مجلس میں بصد جاہ و جلال آیا
فقیروں سے ملا جب تو بہ نہایت خاکسارانہ

سب اپنا درد دل پھر بے تکلف کسطرح کہتی
وہ تجھکو دیکھتے ہر وقت اگر با شان شاہانہ

نہ ہوں سیراب سب کیوں فیض باران ترحم سے
ہی اک عالم پہ چھایا ابر الطاف کریمانہ

مسخر کر لیے دل وسعت اخلاق سے تو نے
جسے دیکھو معرف ہے یگانہ ہو کہ بیگانہ

فسانہ تیری فیض و جود کا لب پر جو آجائے
کہیں سب حاتم طائی کے قصے کو ظریفانہ

مواعظ نے ترے اچھی طرح بتلا دیا سب کو
کہ گھر دنیائے فانی کا ہی عقبیٰ کا جلوخانہ

کہاں تھا بی تری یہ ساز و برگ گلشن ہستی
کہاں تھے غنچہ و گل شیشہ و صہبا و پیمانہ

رضائے حضرت باری سمجھتا ہوں رضا تیری
ملے تیری رضا تو ہوں دل و جاں تیرے نذرانہ

تری صدمے اٹھانے سے یہ دنیا ہوگئی آخر — پئے احباب غمخانہ پئے اعدا طرب خانہ

بہار بوستاں رحمۃ للعالمیں تو ہے — عطا و فیض کو تجھ سے ہے اک ربط قدیمانہ

صداقت پر تری برہان صادق کا لقب پانا — جلالت پر تری حجت ہر اک قول حکیمانہ

محمد دیکھتے تھے منہ تری آئینہ رخ ہیں — ترے رخسار سے موسیٰ نے دیکھا نور جانانہ

کبھی نکلے نہ دل سے ہیبت عدل خداوندی — سنا دل ہیں جو تیری معدلت رانی کا افسانہ

کرم سے تیری بطن خاک گویا رحم مادر ہے — نکلتا ہے عجب انداز سے اگتا ہوا دانہ

علوم انبیا کے سیکڑوں دریا بہائے ہیں — نہیں ہے کوئی تیری طرح دانشمند و فرزانہ

تری نور صفا کی شمع - بزم افروز فطرت تھی — اور ارواح گروہ اہل ایماں شکل پروانہ

بہار خندۂ گل کا تماشا خلد میں دیکھے — جو تیری بیکسی پر خون روئے چشم مستانہ

جنوں انگیز یوں ہیں بھی رہ راست ڈھونڈیگا — وہی ہے عاقبت اندیش جو تیرا ہے دیوانہ

تمنا سب کے دل میں کیوں نہ ہو تیری زیارت کی — ترا رخسار ہے آئینۂ انوار جانانہ

لحد ہی میں سند ملجاتی ہے عیش مخلد کی — ولا تیری ہے گویا گلشن جنت کا بیعانہ

تولائی تری یوں داخل خلد بریں ہوگی — کوئی گھر آئے جیسے کھولکر خود باب کاشانہ

سرور جرعۂ نوشان مے کوثر کا کیا کہنا — ذرا جی میں جب آیا پی لیا بھر کوئی پیمانہ

نہیں دیکھا ہے گو میں نے تجھے بزم شہود آرا — مگر میرا حریم دل ہے تیرا ہی جلو خانہ

نظر افروز ہے اسوقت تک اک جانفزا منظر — وہ میں درباریوں میں اور وہ تیرا جشن شاہانہ

مجسم رحمت حق تو ہی اے ظل ظلیل حق — جبھی تو سب یہ ہیں مسند ولا الطاف کریمانہ

ترے ہمنام ہونے کا شرف قدسی نے پایا ہے — ادھر بھی اک نظر اے مسند آرائے ملوکانہ

کوئی اک جذبۂ امید لیکر دل میں آیا ہے — جگر خستہ شکستہ قلب حالت بیقرارانہ

فضائل سید الاصفیا حضرت امام موسیٰ کاظم صلوات اللہ وسلامہ علیہ

ہوتے دو ہو رہی ہے کثرت اگر بلا کی
لب شکر آشنا ہیں ہرگز نہ ہونگے شاکی

جز بادۂ توکل دنیا تجے ہوئے ہیں
رندوں میں آگئی ہیں سرمستیاں بلا کی

منظور حسن دلکش عالم فریبیاں ہیں
برباد ہو گی مٹی عشق جنوں ادا کی

تلووں کے آبلوں سے آشفتہ سر سے پوچھو
بیدردیاں زمیں کی بیرحمیاں سما کی

لذت چشان حسرت رحمت کشان غربت
ذروں میں دیکھتے ہیں ضو قدرت خدا کی

قلب و جگر ہمارے گھائل نہ کر سکینگی
بیباکیاں نظر کی سفاکیاں ادا کی

ساقی لنڈھادے ساقی اب خم کے خم زمیں پر
ہم چکھ چکے ہیں مے سے رنج و غم و بلا کی

دنیا کے رہروؤں کا ان سے گذر ہے مشکل
پر ہول گھاٹیاں ہیں خوشنودی خدا کی

رکھنا قدم تو رکھنا دنیا سے ہاتھ اٹھا کر
یہ راہ پر خطر ہے ہر منزل رضا کی

غنچہ دل حزیں کا خنداں نہ کر سکیں گی
رنگینیاں چمن کی اٹکھیلیاں صبا کی

ہیں حسن آفریں کا شیدا و شیفتہ ہوں
مجھکو لبھائے گی کیا ضو حسن خودنما کی

کچھ قوت بصیرت آنکھوں میں ہو تو دیکھو
ہر چیز سے نمایاں ہے شان کبریا کی

کھا کھا کے ٹھوکریں تم پھرنا بھٹک بھٹک کر
طے کر چکے ہیں منزل ہم شدت بلا کی

مطلق ہوئی نہ عبرت آئی ذرا نہ غیرت
اکثر سبق پڑھا ہے تفہیم بار ہا کی

سنبھلی نہ کچھ بھی حالت بدلی ذرا نہ رنگت
دنیا فنا کی صورت پیش نظر کیا کی

اندھیر ہے جہاں میں شمع وفا ہوئی گل
امید کس سے رکھیں دلسوزی و وفا کی

ناکامی تمنا فریاد بن گئی جب
قندیل عرش اعظم دل کی طرح جلا کی

بھڑکی جو آتش گل جل جائیگا گلستاں
روئیں گی خون حسرت اٹکھیلیاں صبا کی

تا جلوہ گاہ مقصود آسان ہے پہونچنا ۔۔۔ پرتو فگن ہیں شمعیں انوار حق نما کی
ہر منزل رضا خود زیر قدم رہیگی ۔۔۔ تو دل سے پیروی کر خضر رہ رضا کی
وجہ وجیہہ خلقت مہر سپہر عزت ۔۔۔ مجلس فروز فطرت تزئین دوسرا کی
فانوس شمع ایماں شمع حریم عرفاں ۔۔۔ ایمان اہل ایقاں تنویر کبریا کی
مہر مبیں کی طلعت بزم جہاں کی زینت ۔۔۔ باغ جہاں کی نکہت رنگت گل وفا کی
خضر ہدا شہ دیں بدر الدجیٰ مہ دیں ۔۔۔ دارا ئے درگہ دیں توقیر اصطفا کی
یہ نوح کا سفینہ یہ لطف کا خزینہ ۔۔۔ یہ خسرو مدینہ یہ شان کبریا کی
یہ داور دو عالم یہ سرور مکرم ۔۔۔ یہ سید معظمؑ یہ جان مرتضیٰ کی
عصمت ہے فاطمہؑ کی ہیبت ہے مرتضیٰ کی ۔۔۔ صورت ہے مصطفےٰ کی رحمت ہے کبریا کی
تو ہادی الوریٰ ہے تو کوکب الدجیٰ ہے ۔۔۔ تو معدن الضحیٰ ہے تو روشنی ضیا کی
مقصود مصطفےٰ کا ممدوح کبریا کا ۔۔۔ تیری لئے ہے زیبا جاگیر دوسرا کی
تو یادگار احمد تو ہم وقار احمدؐ ۔۔۔ تو گلعذار احمدؐ تو جان مصطفےٰ کی
اے ہادی شریعت اے رہبر حقیقت ۔۔۔ ہے مرکز ہدایت ضو تیری نقش پا کی
تو مقتدا ہمارا تو خلق کا سہارا ۔۔۔ تو مصطفےٰ کا پیارا تو آرزو خدا کی
تو مظہر سخا ہے تو مخزن عطا ہے ۔۔۔ تو مرکز علا ہے منزل ہے تو رضا کی
تو آفتاب دیں کا تو آسماں یقیں کا ۔۔۔ تو فخر مومنیں کا تو نازش اصفیا کی
تو عرش کا ستارا تو نور عالم آرا ۔۔۔ تو اولیا کا پیارا تو شان کبریا کی
موسیٰؑ کہاں ہیں آئیں اب طور پر نہ جائیں ۔۔۔ کاظمؑ کے رخ سے دیکھیں تنویر کبریا کی
کونین میں تجلی قبل از سحر ہے پھیلی ۔۔۔ زہراؑ کے گھر سے نکلی ضو نور حق نما کی

اسم شریف موسیٰؑ کاظم لقب ہے اسکا
ملتی ہوئی نبیؐ سے شان اس شہ ہدا کی

قبضہ میں آمنہ کے پیدا ہوا یہ بچہ
کس بطن سے قرابت ظاہر کی مصطفےٰ کی

امت کے ناخدا کا سجدے میں سر جھکا ہے
معصوم کی زباں پر تقدیس ہے خدا کی

ہر سمت بج رہی ہیں شادی کی شادیانے
باچھیں کھلی ہوئی ہیں ہر تہنیت سرا کی

حق کی طرح ثنا خواں اخبار مصطفےٰ کی
مثل نبیؐ معرف تنزیل کبریا کی

ذہن رسا ہے عاجز حیرت ہے عقل کو بھی
توصیف ہو تو کیا ہو جعفرؑ کے دلربا کی

منہ میں کہاں سے لائے کوئی زباں خدا کی
قدسی میں کب ہے طاقت معصوم کی ثنا کی

ہارون کے ستم سے جانبر نہ ہو سکا یہ
زہر دغا نے لی جان اس جان مصطفےٰؐ کی

بغداد کی زمیں پر دم بھر ملی نہ راحت
آخر اسیر غم نے زنداں میں قضا کی

شیب و شباب دونوں زنداں ہی میں گذارے
صورت کب اس نے دیکھی دنیائے بیوفا کی

دنیا سے اسکی رحلت شبیر کی ہے رحلت
پچیسویں رجب ہے دسویں مہ عزا کی

دونوجہاں پہ یکسر طاری ہے خامشی سی
گنگی زباں کھیگی بیداد اشقیا کی

ہے کاظمین مدفن اس حجت خدا کا
سونپی ہے خود رضا نے دو لیتے دہی رضا کی

اے افتخار عیسیٰؑ اے موسیٰ محمد
بیمار غم کا دل ہے اور آرزو شفا کی

آنکھوں میں خاک در کا سرمہ جو میں لگاؤں
پھر دیکھوں آنکھ اٹھا کر دولت نہ دو سرا کی

مولا کا آستاں ہو اور ہو جبین قدسی
اتنی تو ہو رسائی اس بخت نارسا کی

مداح کی خبر لے اے حامی دو عالم
پھر اے خدا دکھا دے صورت مدعا کی

ہمدرد کوئی میرا تیرے سوا نہیں ہے
للہ دیکھ حالت قلب غم آشنا کی

تو ہو مرا مسیحا اور جاں بلب ہو قدسی
حیرت نہ کیوں ہو مجھکو اے جان مصطفےٰؐ کی

دشمن کو بھی کسی کا نہ یارب ہو انتظار | اللہ کیا کروں کسی پہلو نہیں قرار

دھڑکا تھا جسکا سیر چمن سے وہی ہوا | آخر کو قلب بن ہی گیا رشک لالہ زار

اللہ ری بیبری دست جنوں کی صفائیاں | دامن ہے ٹکڑے ٹکڑے - گریباں ہے تار تار

رسوا کریں نہ اونکو کہیں بیقراریاں | دی صبر ہی جو دل یہ نہ دے مجھکو اختیار

بھیجی بیبری کسی کی مری موت کا پیام | تیر ملال ہو گئے قلب و جگر کے پار

مٹی میں مل کے بھی نہ گیا دھیان یار کا | اوڑ کر چلا ہے کوی صنم کی طرف غبار

جھونکے چلے ہوا مخالف کی اسطرح | آخر ہوا زمیں کے برابر مرا مزار

دیکھو کسی کے خون تمنا کا یہ اثر | بدلی ہوئی چمن میں ہے کچھ رنگت بہار

کیوں اُٹھ رہے ہیں قبر سے پیہم بگولے آج | بیٹھے نہ اوڑ کے آئنہ قلب پر غبار

مضطر کیے ہے بعد فنا ایک مشت خاک | صد حیف بیدلوں کو نہیں ہے کہیں قرار

قلب و جگر میں اُٹھتا ہے رہ رہ کے درد ہجر | ملتا نہیں ہے چین سے سوتا نہ مزار

قبریں ہنسیں تو راز لحد فاش ہو گیا | ارباب دل تھے مہد فنا میں بھی بیقرار

روز ازل ہی عشق نے دل سے کہا تھا یہ | آساں نہیں جولائی کوئی تاب انتظار

دیکھو مجھے جو دیدۂ عبرت نگاہ ہو | ابر بہار آنکھیں ہیں سینہ ہے لالہ زار

خود ہی سنا سنا کے زمانے کو حال دل | رویا ہزار بار - رلایا ہزار بار

کیونکر نہ اپنے حال پر آنسو بہائیں | کوئی نہیں ہے مونس و ہمدرد و غمگسار

آئے سمجھ میں گردش لیل و نہار کیا | رفع ملال کے لئے پلٹا نہ روزگار

ہوتا کبھی تو جلوۂ مقصود - دلفروز | رہتا کبھی تو شاہد مطلوب - درکنار

حرماں نصیبیوں کا یہ قصہ ہے مختصر
آئی کبھی نہ گلشن امید میں بہار

بیوجہ منحرف ہے زمانہ میں کیا کروں
ادرکنی ای امام رضاؑ کھٹ روزگار

رہتا ہوں تیری مدح میں مشغول رات دن
با قلب غیر مطمئن و خاطر فگار

تیری ثنا بھی کر نہیں سکتا بقدر ذوق
مختل دماغ ہوتا ہی جب وقت انتشار

مشہور خلق ہیں تری حاجت روائیاں
مجھپر بھی ہو نگاہ کرم بہر کردگار

محصور ہوں بلاؤں میں ای دافع البلا
آزاد کر دی جلد پئے شاہ ذوالفقار

شکلیں بدل بدل کے بلا پر بلا جب ای
بڑھ جائے پھر نہ کیوں دل مضطر کا اضطرار

یونہیں جو میری دل کی رہیں بیقراریاں
اک آہ میں رہیگا نہ گردوں نہ روزگار

دونوں جہاں ہیں تیری حمایت کی دہوم ہے
محروم کس لئے ہے ترا ایک امیدوار

یا شاہ تجھکو اپنی ہی غربت کا واسطہ
میری مدد کو آ کہ ہے وقت کشود کار

کوئی نہیں ہی تیری سوا میرا چارہ ساز
لے جلد بے خبر کہ ہوا غم سے حال زار

سنتا ہوں تو نے کر دیا دعبلؒ کو سرفراز
ویسا ہی لطف مجھپہ بھی ہو میں تری نثار

کیا میں نہیں ہوں مستحق خلعت شرف
کیا میں نہیں ہوں لائق تشریف افتخار

مداح ہو کے تجھ سے ظہیر جلیل کا
کب تک رہوں ملول و حزین و ذلیل و خوار

دکھلا دے اپنا روضۂ عرش آستاں مجھے
ہو جیتے جی سبیل نجات گناہگار

تجھکو خدا نے پاک کیا رجس و عیب سی
تو پاک کر دی بندے کو ای داور اقتدار

میرے گناہ تیری عطا سے سوا نہیں
ممکن شمار جرم اور احسان بیشمار

کیا عرض مدعا کروں تیری جناب میں
یا فی الضمیر تجھپہ بخوبی ہے آشکار

تو مظہر صفات خدا ہے۔ خدا گواہ
تو باعث وجود جہاں ہی۔ جہاں نثار

قول خدا۔ کلام خدا۔ کلمۂ خدا | سرّ آلہ۔ مصدر حق۔ نور کردگار
کونین کا امام۔ پدر چار امام کا | سبط رسول۔ سات اماموں کا گلعذار
آئینۂ مکارم اخلاق انبیا | گنجینۂ رموز خداوند روزگار
سرمایۂ بہار گلستان ہست و بود | ہمپایۂ علیؑ و رسول فلک وقار
دارائے شرع داور دیں معدلت اساس | کنز سخا۔ محیط عطا۔ مرحمت شعار
سردار خلق۔ خضر ہدیٰ۔ کردگار فضل | منظور حق۔ خدیو جہاں۔ اکبر کبار
شمس الشموس۔ انیس نفوس آفتاب طوس | بدر الدجی۔ عماد وفا۔ اہل اعتبار
جان حسینؑ۔ روح روان بتول پاک | مہ پارۂ حسن۔ خلف شاہ ذوالفقار
دنیا سے بے نیاز۔ خدا کا نیاز مند | اللہ کا مطیع۔ دو عالم کا تاجدار
عرفاں مآب۔ امت وسطیٰ وکیل حق | عالم پناہ۔ برزخ کبریٰ۔ علی شعار
اصل اصول دین و گل باغ معرفت | ایمان کی بہار۔ شریعت کا آبیار
شاہوں میں ایسا شاہ کہ ہمصورت فقیر | بندوں میں ایسا بندہ کہ ہمشان کردگار
قائم مقام ختم رسل۔ ہادی سُبل | مطلوب خاطر جز و کل قطب روزگار
جان جہاں۔ امام زماں۔ کردگار شاں | شاہ شہاں۔ بلند نشاں داور اختیار
عالی ہمم۔ سپہر خدم۔ صاحب حشم | بحر کرم۔ ولی النعم۔ ابر نوبہار
قندیل دیں۔ سراج سبیں۔ گوہر شمس بہا | حبل المتیں۔ چراغ الیقیں۔ دُرِ شاہوار
معجز بیاں۔ طلیق لساں۔ ہاشمی جواں | مہر نہاں۔ رفیع مکاں۔ آسماں وقار
میر امم۔ امیر ارم۔ مصطفےٰ اشیم | شمع حرم۔ فروغ قدم۔ ایزد اقتدار
نام اور کنیت ہے علیؑ اور ابو الحسنؑ | مثل علیؑ ابو الحسنؑ ایماں کا تاجدار

تیرا لقب رضا وہ ملقب بہ مرتضیٰ ۔ ہے ربط مرتضیٰ و رضا سب پر آشکار
تو ضامن انام وہ مشکلکشائے خلق ۔ حاصل تجھے اور اوسکو برابر کا اقتدار
تیرے بھی اور اُسکے بھی طاعت گذار ہیں ۔ ساری خدا پرست۔ حق آگہ وفا شعار
تجھ پر لقب رضا کا نہ صادق ہو کسطرح ۔ تجھ سا نہیں ہے کوئی رضا جوئی کردگار
تو مہر ہفت برج ہے تو ماہ نہ فلک ۔ معصوم دسواں۔ آٹھواں خورشید نوربار
تو ہی تو ہے محل ارادات کبریا ۔ تو ہی تو ہے مقام عنایات کردگار
تو بادشاہ طوس ہے تو سید العرب ۔ تو سرور زمانہ ہے تو مصطفےٰ وقار
تو رحمت ودود ہے تو لائق درود ۔ تو کان فیض وجود ہے تو جان افتخار
تو خاصۂ الٰہ ہے تو آسماں پناہ ۔ تو عرش بارگاہ ہے تو خلد کی بہار
تو آیت کمال ہے تو رایت جلال ۔ تو مصطفےٰ خصال ہے تو ظل کردگار
تو گوہر مراد ہے تو جوہر وفا ۔ تو کعبۂ وجود ہے تو قبلۂ وقار
تو مرجع انام ہے تو مامن جہاں ۔ تو مقتدائے دہر ہے تو روح اقتدار
تو افتخار نوع بشر تو ہے خیر خلق ۔ تو فخر کائنات ہے تو نازش تبار
لطف وکرم کے وقت ہے تو ابر درفشاں ۔ ہنگام بذل وجود ہے تو بحر بیکنار
دادا کی طرح تو بھی ہے یعسوب مومنیں ۔ نانا کی طرح تو بھی ہے مقبول کردگار
مشکلکشائیوں میں ہے تو مرتضیٰ نظیر ۔ رحمت نمائیوں میں ہے تو مصطفےٰ شعار
شایاں ہے تیری تن کے لیئے خلعت شرف ۔ زیبا ہے تیری سر کے لیئے تاج افتخار
تو واجب الوجود کی اک صنع ممکنہ ۔ تو وحدۃ نمود کی اک فرع پر بہار
تیرا محب ۔ محبّ چمن بند کائنات ۔ تیرا عدو۔ عدوئے خداوند روزگار
سب تجھ سے کھلتے ہیں برضا بغض یا ولا ۔ اوجھا نہیں ہے مسئلۂ جبر و اختیار

ہیں تیری باب فضل پہ خدام کی طرح — گردوں کے رہنے والے قطار از پے قطار

اے نو گل ریاض نبیؐ تیرے حکم سے — شاخ نہال خشک میں پیدا ہوں برگ و بار

دشمن ترے بہشت میں ہرگز نہ آئیں گے — دوزخ میں جائینگے نہ ترے دوست زینہار

تو بھی علیؑ کے رنگ سے ہمنام کبریا — تو بھی نبیؐ کے ڈھنگ سے محبوب کردگار

تیرے ہی واسطہ سے خدا تک پہنچ گئے — طاعت گذار بندوں سے پہلے گناہگار

تیرے ہی خانداں کی ریاضت سے آئی ہے — اسلام کے چمن میں بہار از پے بہار

بندے کہیں نہ کیوں تجھے عبد خدا نما — تجھکو کیا خدا نے خداوند روزگار

زیر فلک نہیں ہے کوئی تجھسا نامور — بالائے عرش کوئی نہیں تجھسا نامدار

بشکل نبیؐ نماز میں تو ہے حضور حق — مثل علیؑ جہاد میں تو ہے عدو شکار

بندوں کی کیا بساط ہے بندہ نواز کیا — تو جسکا دوستدار۔ خدا اوسکا دوستدار

تیری مکان کی ہے زمیں رشک آسماں — گردوں کو چھوڑ کر ملک آتے ہیں بار بار

سوئی وہ مہد رحمت باری میں حشر تک — بعد فنا۔ نصیب ہو جسکو ترا جوار

ہر سو کھلے ہوئے چمن عفو و مغفرت — روضہ ترا۔ ریاض جناں سے بھی پربہار

دنیائے دوں میں اپنے اب و جد کیطرح آہ — تو بھی رہا رہین ستم ہائے روزگار

انگور میں کھلایا جو ماموں نے تجھکو زہر — گلزار فاطمہؑ کی خزاں ہو گئی بہار

غربت کا حال یہ کہ لقب ہو گیا غریب — تربت پرائے دیس میں ہے ہمدم نہ غمگسار

کیا تیری مدح قدسی بے معرفت سے ہو — تو ایسا بندہ ہے کہ ثنا خواں ہے کردگار

یہ چند شعر کر لئے موزوں عقیدۃً — وہ بھی بعون و فضل خداوند روزگار

پائیں شرف قبول کا یہ تو خوشا نصیب — بالا ہو عرش سے بھی سر عز و افتخار

منقبت سید الاتقیا حضرت امام محمد تقی علیہ السلام

ناگاہ قفس میں پھر تڑپا دل شیدائی — پھر دامن گلشن سے سنا ہے کہ ہوا آئی

سیر چمنستاں کا پھر شوق ہوا پیدا — پھر سر مرا چکرایا پھر میں ہوا سودائی

پھر دل کے جراحت کی بڑھتی ہی گئی سوزش — پیکاں کی خلش آخر پھر رنگ نیا لائی

بڑھتا ہی گیا سودا پھر زلف دل آرا کا — گو میں نے طبیعت بھی سو رنگ سے بہلائی

پھر دل کا تقاضا ہے پھر شوق یہ کہتا ہے — پھر آبلہ پائی ہو۔ اور بادیہ پیمائی

تا چرخ گئیں آہیں تا عرش گئے نالے — پایا نہ سکوں دل نے امید نہ بر آئی

پھر زخم ہوئے تازے پھر درد ہوا پیدا — پھر قلب ہوا مضطر پھر لب پہ فغاں آئی

پھر اوسکے تصور نے تصویر کیا مجھکو — پھر نیند نے آنکھوں میں آنے کی قسم کھائی

جو حال بھی ہو میرا یارب ہو بھلا اوسکا — جس نے مری خاموشی نالوں سے بدلوائی

انداز تبسم کے قربان دل بسمل — یہ کس نے گلستاں میں ایک برق سی چمکائی

پھر ابرو و مژگاں کے بل ہیں پھر تیغ یہ نظریں ہیں — پھر دل میں ستمگر نے کیا ظلم کی ٹھہرائی

مردی سے بھی تھا بدتر دل بھلو عاشق ہیں — کی اوسکی نگاہوں نے کچھ حوصلہ افزائی

دل خون ہوا تو کیا میں خاک ہوا تو کیا — خوش ہوں کہ تمنا تو اوس شوخ کی بر آئی

بیدرد فلک نے بھی صد شکر اسے تاکا — جتنی مری قسمت میں دنیا کی زمیں آئی

ای محو خود آرائی کیوں دعوی یکتائی — تیری ہی سی زیبائی آئینہ نے دکھلائی

لے جلد خبر غافل دیکھہ ایک نظر غافل — ہے شام و سحر غافل تیرا کوئی شیدائی

قصہ شب فرقت کا ناگفتہ بہ اے ظالم — گنتا ہوں میں تارے نیند آئی نہ موت آئی

مدت ہوئی کھو بیٹھا میں صبر کی طاقت بھی — تھا دل میں لہو جب تک تھی تاب شکیبائی

کچھ اور بڑھی سوزش دلمیں جو گھٹا نالہ ۔ ٹیس اُٹھی کلیجے میں لب تک ہی فغاں آئی
ہر وقت ہی اب دل میں اک درد سا رہتا ہے ۔ اور درد وہ جس نے یہ نوبت مری پہونچائی
دردِ دلِ افسردہ کیا فائدہ کہنے سے ۔ ہم روئیں لہو اور وہ لیں ناز سے انگڑائی
نالے نہ کرو دل سے شکوے نہ کرو لب سے ۔ پیدائش مسرور کی تاریخ سعید آئی
آئینہ حقیقت کا گنجینہ کرامت کا ۔ معبود صفت بندہ آقائی و مولائی
گلِ باغ رسالت کا دُر بحرِ امامت کا ۔ مقصود خدائی کا موزوں پئے دارائی
سردار دو عالم کا اور وضع فقیرانہ ۔ ممدوح جناب حق اور حق کا تمنائی
خالق کا نظر کردہ خالق کا فرستادہ ۔ اللہ کا دلدادہ اللہ کا شیدائی
یا شاہ تری رتبے ملتے ہوئے احمدؐ سے ۔ تو فاطمہ زہراؑ کے دل کی ہے توانائی
خالق کا نمائندہ ہمنام بھی خالق کا ۔ زیبا ہے بے مثلی شایاں ہے یکتائی
جو تیری محبت میں ہو جائیگا سودائی ۔ ہو سکتی نہیں اوسکی کونین میں رسوائی
تیری ہی محبت ہے فردوس کا بیعانہ ۔ تیری ہی ولا حق کو دنیا میں پسند آئی
تقدیر اوسیکی ہے تقدیر حقیقت میں ۔ جس نے تری چوکھٹ پر کی ناصیہ فرسائی
درِ اصل زباں اوسکی ہے کام کی اے مولا ۔ اک بات بھی گر تیری جس نے کبھی دہرائی
قسام ازل نے جب انعام کیا سب پر ۔ آیا تری قسمت میں شکر اور شکیبائی
کس طرح دو عالم پر تیری نہ حکومت ہو ۔ خالق نے تجھے بخشی کونین کی دارائی
محتاجوں کی ہمدردی مظلوموں کی غمخواری ۔ ہر صورت ممکن سے ایک ایک کو سکھلائی
ترویج میں ایماں کی تا زیست گذارے دن ۔ اور خوف الٰہی سے راتوں کو نہ نیند آئی
قرآں کی طرح مشکل اوسکا بھی سمجھنا ہے ۔ گنجینۂ حکمت ہے جو بات بھی فرمائی

دل سے تری حالت پر غور اور نظر کرنا ‏ | ہے دیدۂ حق بیں میں دانائی و بینائی
مسکینوں سے تیرا تھا اس رنگ کا یارانہ ‏ | جسطرح کہ ملتا ہے بھائی سے کوئی بھائی
سودا تری الفت کا جو سر میں نہیں رکھتا ‏ | ہشیار کی نظروں میں وہ آپ ہے سودائی
حق کو ہو خوشی جن سے وہ کام کیے تو نے ‏ | جو بات بھی فرمائی حق کے لیے فرمائی
محتاجوں کا حصہ تھا مسکینوں کی روزی تھی ‏ | یا شاہ تجھے دولت جو کچھ بھی ہاتھ آئی
تو آپ مثال اپنی تو آپ جواب اپنا ‏ | کیوں ہو نہ دو عالم میں آوازۂ یکتائی
دربان تری در کے اوستاد جہاں بھر کے ‏ | کیا ذکر بھلا تیرا اے مخزن دانائی
کرتا ہے مداوا تو درد دل عیسیٰ کا ‏ | کیا چیز ترے نزدیک اعجاز مسیحائی
یہ مہر و مہ و انجم سب تیرے طفیلی ہیں ‏ | قدرت نے تری باعث کی انجمن آرائی
تو اور محب تیرا محبوب رہیں دونوں ‏ | ضدین کی آپس میں ممکن نہیں یکجائی
کیا بات تری آگے مردوں کا جلانا پھر ‏ | ارواح پہ ای مولا جب ہے تری دارائی
حق تیرا شناسا ہے تو حق کا شناسا ہے ‏ | حق بات حقیقت میں حق گو نے یوں فرمائی
تو نفس پیمبر کا سرمایۂ راحت ہے ‏ | تو احمد مرسل کی آنکھوں کی ہے بینائی
ہے نام محمد اور کنیت ابو جعفر ‏ | تجھ میں نبوی خلق اور جعفر کی ہے سچائی
جواد و تقی تو ہے اور عالم و قانع بھی ‏ | تیرے ہی لقب ہیں یہ اے داور دانائی
اللہ رکھے تیرے احباب کا کیا کہنا ‏ | دنیا سے جب اٹھے تو جنت میں جگہ پائی
شاہا تری خاک پا جس آنکھ کا سرمہ ہے ‏ | بینائی اوسکی تو در اصل ہے بینائی
انکار سے منکر کے تنقیص ہے کب ممکن ‏ | اللہ نے فرمائی تیری شرف افزائی
تا بارگہ یزداں وہ پھر نہ کہیں بھٹکے ‏ | اس طرح رہ ایماں گمراہوں کو دکھلائی

جو اہل بصیرت ہیں انکو تری چہرے سی
اللہ و پیمبر کی تنویر نظر آئی

گردوں سے فرشتے بھی آخر کو اُتر آئی
کی خاک کے ذروں کی ایسی شرف افزائی

بھولی ہے نہ بھولیگی دنیا کو قیامت تک
دنیا میں نری کچھ دن وہ انجمن آرائی

اف معتصم ملعوں نے زہر دیا کیسا
پھر ہو نہ سکا جانبر اللہ کا شیدائی

معصوم کی مدحت کا جب شوق ہوا دل میں
اللہ کی رحمت نے کی حوصلہ افزائی

مداحی مولا پر نازش نہ ہو کیوں مجھکو
یہ دولت بے پایاں تقدیر سی ہاتھ آئی

مداحی مولا سے خوش مجھ سے خدا میرا
قربان رضائے حق کونین کی دارائی

ہے پیش رضائے حق جنت کی کسی پروا
جنت تو کہیں ہیں بنے گویا کہ بڑی پائی

ممکن ہو جہاں تک بھی تم شکر کرو قدسی
اللہ کی خوشنودی تقدیر سے ہاتھ آئی

ای قادر بے ہمتا جس وقت بھی تو چاہی
رائی کو کری پربت - پربت کو کری رائی

ہر ذرہ ہی آئینہ اندھیر ہے پھر کیسا
غافل کو تری قدرت دیتی نہیں دکھلائی

ہر برگ ہے اک گلشن گر چشم بصیرت ہو
ہر پھول ہے اک عالم - سالم ہو جو بینائی

محتاج تفضل ہر پھر اک نگہ رحمت
کن کہہ کے دو عالم کی صورت کی تماشائی

مداحی سرور کا جب ولولہ ہو دل میں
تو میری زباں کو بھی دی قوت گویائی

ہر لفظ حقیقت میں گنجینۂ معنی ہو
ہر جملہ سے ظاہر ہو دانائی و بینائی

بخشا ہی مجھے تو نے جو مرتبۂ عالی
اور اس سے زیادہ کر میری شرف افزائی

رحمت کے خزانے ہیں سب کچھ ہے کمی کیا ہے
موقوف مشیت پر ہے عرض پذیرائی

تحریک مشیت کو ہو جائی تو ہو جای
محتاج تفضل کی پھر حوصلہ افزائی

دولت کا نہیں طالب منصب کا نہیں خواہاں
جو عرض ہے یہ وہ سن لے تو اور تری دارائی

ہر چند کہ عاصی ہے پھر بھی ہے ترا بندہ ۔۔۔ قدسی کی قیامت میں یا رب ہو رسوائی

منقبت سید الابرار حضرت امام علی نقی علیہ السلام

جگر میں داغ ہجراں ہے نظر میں روئے جاناں ہے ۔۔۔ کہیں آتش فروزاں ہے کہیں پھولا گلستاں ہے

فراواں درد پنہانی فزوں آلام روحانی ۔۔۔ جگر سوزاں۔ لہو پانی دل افسردہ حزیں جاں ہے

مصیبت پر مصیبت ہے نہ آسائش نہ راحت ہے ۔۔۔ کوئی بیتاب فرقت ہے کوئی آنکھوں سے پنہاں ہے

کسی صورت سے تو دم بھر ذرا ٹھہرے دل مضطر ۔۔۔ شب فرقت لہو رو کر کوئی گلشن بداماں ہے

نہ دل ساکن کسی پہلو نہ اب ہاتھوں میں ہے قابو ۔۔۔ کہ تا حد نظر ہر سو بیاباں ہی بیاباں ہے

بوحشت دشت گرداں ہوں کہ منزل گیر زنداں ہوں ۔۔۔ میں جب تک پا بجولاں ہوں جنوں بھی پا بجولاں ہے

وہ غافل حال وحشی سے گذرتی کو ہے یہ جی پر ۔۔۔ کہ خون پائے زخمی سے بیاباں بھی گلستاں ہے

جنوں نے نام پیراہن مٹایا صورت دشمن ۔۔۔ گریباں ہو گیا دامن نہ اب جیب اور نہ داماں ہے

بتاؤں کیا کہاں ہوں میں ستم کش ہوں جہاں ہوں میں ۔۔۔ نوا سنج فغاں ہے غمیں دل اور دلبر کا پیکاں ہے

عجب نیرنگ زمانہ ہے یہیں کیا سمجھوں کہ یہ کیا ہے ۔۔۔ کوئی محو تماشا ہے کسیکی چشم گریاں ہے

کرے کیا مبتلائے عشق الہی کچھ دوائے عشق ۔۔۔ ادہر دل آشنائے عشق ادہر چارہ زنخنداں ہے

کبھی درد اور کبھی درماں کبھی ساز اور کبھی ساماں ۔۔۔ کبھی نشتر کبھی پیکاں نگاہ ناز جاناں ہے

نثار چشم مستانہ فدائے روئے جانانہ ۔۔۔ کوئی لبریز پیمانہ کوئی رشک گلستاں ہے

جسے قاتل سمجھتا ہوں اوسی کو دل سمجھتا ہوں ۔۔۔ جسے بسمل سمجھتا ہوں وہی تو دشمن جاں ہے

جہان عشق کا منظر کوئی دیکھے نظر بھر کر ۔۔۔ کسیکا سر ہتیلی پر کوئی سر در گریباں ہے

کسی کے لب پہ نالہ ہے کسی نے ساز چھیڑا ہے ۔۔۔ مقدر اپنا اپنا ہے کوئی خوش کوئی نالاں ہے

کوئی دلدادہ گیسو نہیں ساکن کسی پہلو ۔۔۔ شب غم ہے کشادہ مو فراواں درد ہجراں ہے

برنگ بلبل نالاں کبھی نالہ کبھی افغاں — بہ انداز گل خنداں کبھی ہر زخم خنداں ہے
چمن میں فصل ہے گل کی صدا آتی ہے قلقل کی — کھنک پھر ساغر گل کی سرور افزائے مستاں ہے

ادھر بھی اک نظر ساقی کہ ہے دوران سر ساقی — خبر لے بے خبر ساقی کلیجہ کب سے بریاں ہے
ادا کا بانکپن ساقی ہے اب تو بہ شکن ساقی — ترحم جان من ساقی لب ناکام پر جاں ہے
کسی کا سوز دل ساقی ہے اب تو جاں گسل ساقی — طبیعت اب مضمحل ساقی تعب از حد فراواں ہے
ستم سے باز آ ساقی خدا سے ڈر ذرا ساقی — ستم کبتک بھلا ساقی کہ اب جینے نہ پایاں ہے
میں رو دوں خون کے آنسو یہ ہے تجھ کو تغافل تو — ادھر دیکھ اے کماں ابرو یہ غفلت دشمن جاں ہے
ہے کب سے چشم نم ساقی دکھا دے جوش یم ساقی — کرم بحر کرم ساقی کہ وقت لطف و احساں ہے
بٹے ہے دل کی مشتاقی نہیں تاب و تواں باقی — پلا دے جلد مے ساقی کہ بلبل اب غزلخواں ہے

دل شیدا ہے گو مضطر نہیں ہے جبین بھی دم بھر — مگر شام و سحر لب پر ثنائے شاہ ذیشاں ہے
سرور سینہ شبر فروغ دیدہ حیدر — تو ان جان پیغمبر امام کبریا شاں ہے
مدینے کا چمن آرا شہ دیں رونق کعبہ — نہال گلشن آل طہ بہار باغ رضواں ہے
قمر برج رسالت کا گہر درج امامت کا — شرف عز و شرافت کا چراغ بزم امکاں ہے
معظم ہے مکرم ہے وقار افزائے آدمؑ ہے — امان ہر دو عالم ہے امین رب رحماں ہے
چراغ خانہ زہراؑ حسینی عرش کا تارا — فروغ ملت بیضا حسنؑ کا راحت جاں ہے
نسیم صبح راحت ہے بہار باغ رافت ہے — در دریائے عصمت ہے گل گلزار ایقاں ہے
جہاز حق کا لنگر ہے سپہر دیں کا محور ہے — علیؑ کا مہر انور ہے نبیؐ کا ماہ تاباں ہے
امیر یثرب و بطحا خبیر سترہا و حی — بشیر کوثر و طوبیٰ قسیم خلد و نیراں ہے
ظہیر دین پیغمبرؐ معین مذہب حیدر — نصیر ملت جعفر دلیل راہ عرفاں ہے

تسلی قلب مضطر کی ضیا خورشید خاور کی — تجلی عرش داور کی فروغ شمع ایماں ہے
مسیحا کا مسیحا ہے ازل سے رشک عیسیٰؑ ہے — مراد حق تعالیٰ ہے دوائے درد پنہاں ہے
رضا دلبند زہراؑ کی رضا خلاق یکتا کی — محبت شاہ والا کی ولائے رب رحماں ہے
خبیر خط پیشانی علیم علم ربانی — عدیم المثل و لاثانی مجسم نور یزداں ہے
جمال عرش اعظم ہے کریم النفس اکرم ہے — رسول حق کا ہمدم ہے امام پاک دوراں ہے
خدا کا خاص بندہ ہے ارادہ کبریا کا ہے — ولی رب یکتا ہے سحاب لطف یزداں ہے
کرم فرما عطا گستر قضا درباں قدر چاکر — حسنؑ رتبہ حسینی فر علی تمکیں نبی شاں ہے
خیال بخشش امت رہا اور ہے بہر صورت — رسول اللہ کی صورت شفیع اہل عصیاں ہے
خدا کی عشق میں صادق کیا جو عہدہ واثق — بحق واصل بحق ناطق حبیب رب رحماں ہے
کمائی فاطمہ کی ہے بضاعت مصطفیٰ کی ہے — مشیت کبریا کی ہے خدائی بھر کا سلطاں ہے
سخا میں ثانی حیدر عطا میں مثل پیغمبرؐ — زمانہ ای کرم گستر ترا ممنون احساں ہے
خلیل کبریا تو بھی سلیل مصطفیٰ تو بھی — کفیل دوسرا تو بھی مثال شاہ مرداں ہے
دل و جان شاہ خیبر کے بڑی رتبے تری گوہر کے — ملک درباں ہیں در کی فلک محکوم فرماں ہے
حد شمس فضل کی مظہر تو قرآں وصف کا دفتر — معرف تیری پیغمبر خدا تیرا ثناخواں ہے
خدائی کا ہے کیا کہنا وہ کیا جانے کہ تو ہے کیا — تو ہے وہ ذی شرف بندہ کہ خالق تجھ پہ نازاں ہے
ترا در لطف کا مسکن ترا گھر خلق کا مامن — ترا عصمت نما دامن ردائے اہل عصیاں ہے
رسول اللہ کا دل ہے خدا سے قرب حاصل ہے — تو اک انسان کامل ہے بہت عالی تری شاں ہے
سمی خالق عالی ۔ خدا رس خلق کا والی — ہے تجھ پر حال سب جالی تجھے ہر مشکل آساں ہے
ولی ابن ولی تو ہے وصی تو ہے رضی تو ہے — محمدؐ تو علی تو ہے خدا کا سر پنہاں ہے

علیؑ ہے نام تیرا بھی ہدایت کام تیرا بھی ... فزوں اکرام تیرا بھی کرم تجھ پہ بھی نازاں ہے

جو نسبت علیؑ کی ہے وہ کنیت تری بھی ہے ... جو شان مرتضائی ہے وہی بس تیری بھی شاں ہے

نقی ہادی یہ لقب تیرے عجم تیری عرب تیری ... معرف سب کے سب تیرے کشادہ باب احساں ہے

میں عاصی ہوں تو پھر غم کیا کہ ہوں رحماں کا بندہ ... تری الفت بھی ای مولا دوائے درد عصیاں ہے

تری مدحت سرائی سے تری مداح قدسی نے ... پیا ہے وہ شرف پائی کہ جس سے عقل حیراں ہے

گنہ گاروں پہ یا حضرت ہوئی یہ منعطف رحمت ... کہ اب پروانۂ جنت ہماری فرد عصیاں ہے

میں اور تیری ثنا مولا کہاں یہ حوصلہ مولا ... رقم ہو وصف کیا مولا کہ تو ممدوح یزداں ہے

شہنشاہا دم مدحت زباں کو کیوں نہ ہو لکنت ... نہیں ہے مدح کی طاقت کہ یہ خارج از امکاں ہے

ترا مدحت سرا مولا ہے پابند بلا مولا ... کرم بہر خدا مولا کہ وقت لطف و احساں ہے

ہے کیوں میرا ای شہ عالی دکھادر و خوش حالی ... در مقصود کی خالی مرا دامان ارماں ہے

منقبت امام ہمام حضرت حسن عسکری علیہ السّلام

ہو مجھے کس لیئے سودائے صنم تجھ سا حسیں ... میرا دلدار حسینوں میں ہے بے مثل حسیں

گلبدن غنچہ دہن۔ آئنہ تن جان چمن ... کم سخن۔ عہد شکن۔ تیر فگن دشمن دیں

برق وش برق ادا برق نظر برق جھلک ... ماہ رو۔ ماہ لقا۔ ماہ ضیا۔ ماہ جبیں

خود نما۔ ہوش ربا۔ شوخ نگہ۔ زہرہ جمال ... چمن آرا۔ سمن اندام۔ ستمگر۔ خود بیں

بیوفا۔ دشمن جاں۔ فتنۂ محشر سفاک ... سنگدل۔ بانی بیداد۔ جفا کیش حسیں

عشوہ زا۔ برزہ درا۔ ظلم پسند۔ آہو چشم ... نازنیں۔ جان جہاں۔ سرو روانی دہ تمکیں

ہاں بھی کہتے ہیں کبھی جب انہیں بھی گویا ... تذکرہ کیا ہی نہیں کا کہ نہیں تو ہی نہیں

بل پہ بل ابرو پر آئیں کسی شوخ کے پھر ... نازسے کوئی ستمگار ہو پھر چیں بہ جبیں

چارہ ساز دل بیمار محبت بھی ہے ۔ نگہ ناز چھری اور کٹاری ہی نہیں
اعتبار نظر عشق نہیں ہے تو نہ ہو ۔ حسن کہتا کہ دنیا میں نہیں تم سا حسیں
کون سی بات ہے جو شوخیوں سے خالی ہے ۔ کون سا جلوہ ہے جو صاعقہ طور نہیں
ہر ادا یار کی محبوب دل عاشق ہے ۔ برق چمکائی تبسم سے کہ ہو چیں بہ جبیں
ناز جانانہ اسے سمجھوں کہ انداز ستم ۔ ہاں نہیں لب پہ اگر درج نہیں بھی تو نہیں
دل ہے اور اس بت مہوش کا تصور دن رات ۔ نگہ شوق میں ہر وقت وہی روئے حسیں
دل کی توقیر کوئی اہل نظر سے پوچھے ۔ دل وہ منزل ہے جہاں انکے سوا کوئی نہیں
دل گھر ان کا ہے وہ دل پر ہی ستم ڈھاتے ہیں ۔ وہ مکاں خاک رہے جس سے ہو بیزار مکیں
وای محرومی و ناشادی و ناکامی دل ۔ حسرتیں دل کی جو تھیں ہائے وہ سب دل میں رہیں
وای آشفتگی بخت دل آشفتہ ۔ دل کی کچھ قدر ستمگر کی نگاہوں میں نہیں
دلربا ہو گیا آمادہ بربادی دل ۔ وائے تقدیر دل شیفتہ خوار و حزیں
ہائے اس دل نے مجھے تو نہ کہیں کا رکھا ۔ کیا کرے کیا نہ کرے کوئی دل افگار و حزیں
بزم ایجاد میں ہر شخص کو حاصل ہے سکوں ۔ ایک میں ہوں کسی پہلو جسے آرام نہیں
آسماں دور زمیں سخت کدھر جاؤں میں ۔ الغیاث ای شہ خورشید علم - سرور دیں
سر حق - آئینہ شان خداوند جلیل ۔ مشرف عز و شرف - عزت قدر و تمکیں
فخر ہاشم - شرف عبد مناف - اکرم خلق ۔ جان طہٰ - قمر فاطمہ - روح یسیں
محرم راز خدا - محمل علم باری ۔ مظہر رحمت ربانیہ - داور تمکیں
وجہ ایجاد گل و گلشن و رنگ و نکہت ۔ باعث خلقت مہر و مہ و افلاک و زمیں
مشعل راہ رضا - مہر عرب - ماہ عجم ۔ حامی خلق خدا - ہادی دیں - حبل متیں

مفتی شرع مبیں۔ شمس ُالضحیٰ۔ بدر ُالدجیٰ
ماحی بدعت و خورشید ہدا محیی دیں

صنعت محکمۂ حضرت ربّ العزت
قدرت ظاہرۂ خالق افلاک و زمیں

مرجع خلق۔ جہاں شاہ۔ پناہ عالم
کعبۂ عز و شرف۔ کہف زمن۔ قبلۂ دیں

نور حق۔ شمع شبستان حریم ایماں
قطب دیں۔ ساقی سرچشمۂ عرفان و یقیں

نوحؑ توقیر۔ مسیحا نفس۔ آدمؑ صفوت
موسیٰؑ اجلال۔ خضرؑ قدر۔ محمدؐ تمکیں

خسرو عالمیاں۔ چارہ گر اہل جہاں
سرور کون و مکاں۔ بادشۂ عرش نشیں

معدن فیض و سخا۔ مرجع مخلوق خدا
مصدر لطف و عطا حامی ناکام و حزیں

سرور دیں نے کسیوقت بھی جو باتیں کیں
آب زر سے وہ لکھے جانیکے قابل ٹھہریں

روز حشر اُسکے گنہ بخشدیئے جائینگے
جس گنہ گار کے دل میں ہے ولائے شہ دیں

چھا دی چھائے جہاں پر یہ مجسم رحمت
رحمت حضرت باری کا بسیرا ہے وہیں

فیض سرور سے رہا کوئی نہ محتاج و فقیر
لطف مولا سے رہا کوئی نہ مغموم و حزیں

شاہ کی بات میں اور آیت قرآنی میں
بخدا اے دو جہاں یک سر مو فرق نہیں

اے مددگار دو عالم کی تری ایک نظر
غم زدوں کیلئے ہی قلب و جگر کی تسکیں

تیری اوصاف۔ پیمبر نے بیاں فرمائے
تیری توصیف میں نازل ہوا قرآن مبیں

منزل آیۂ تطہیر۔ ترا گھر ٹھہرا
تجھکو معصوم سمجھتے ہیں تمام اہل یقیں

تیرے محبوب پہ رہتی ہی نگاہ رحمت
ہے وہ اللہ کا دشمن۔ جو ترا دوست نہیں

سر فضیلت میں رہا آپ ہی تو اپنی مثال
بخدا مثل خدا کوئی ترا مثل نہیں

قلب قرآن کا یٰسین کو سب کہتے ہیں
اور قرآن تجھے کہتا ہی قلب یٰسین

تو جہاں رکھے یہ اخلاص جبین اقدس
سجدہ گاہ ملک العرش تو ہو کیوں نہ زمیں

بندگی تیری ہے وہ آئینۂ راز و نیاز
جس میں کچھ اور بجز جلوۂ معبود نہیں

اُسکا دل اُسکی جناں اُسکی رسول۔ اُسکا خدا
تیرا دلدادہ جو دنیا میں ہی ابی سرور دیں

تیری رخسار مہ و مہر سے بڑھکر تاباں
لوح محفوظ کی مانند تیرا آسرار جبیں

چار دن کی وہ تری انجمن آرائی دہر
سچ تو یہ ہی کہ زمانہ کبھی بھولیگا نہیں

کبھی مسکینوں کی حالت پہ نظر فرمائی
کبھی محتاجوں سے با لطف و کرم باتیں کیں

جب تلک بھیج نہ لے تجھہ پہ مُصلّی صلوات
بخدا اُسکی نماز ایک بھی مقبول نہیں

تیری محتاج ہوئی غیرت شاہان جہاں
تیری محکوم بنے۔ قاضی دین و آئیں

سبق آموزِ رضا تیری عبادت بخدا
نظر افروز وفا۔ خاک پہ وہ تیری جبیں

موجزن دل میں ہے اک قلزم فیض و بخشش
سیم و زر درہم و دینار۔ مگر پاس نہیں

ہر دل افگار و جگر خستہ کا ہمدرد و کفیل
ہر پریشان و گرفتار مصیبت کا معین

مصحف رب میں امامت پہ تری نصِ صریح
حق نے فرمایا تجھے بادشۂ کشور دیں

نہ کریں اپنی عبادت پہ بھروسہ نہ کریں
باغ رضواں تری اعدا کے مقدر میں نہیں

تو نے فرمایا ہی اسلام کا سکہ رائج
تو نے ایمان کے ارکان کیئے ہیں تلقیں

تیری ہر بات نہ ہو کس لئے اللہ پسند
مرضی حق کے سوا کچھہ تجھے درکار نہیں

تیری بدخواہوں کا دشمن ہی خداوند کریم
جز جہنم کے جگہ اونکی نہیں اور کہیں

شش جہت حشر تلک تابع فرمان تری
ہفت اقلیم۔ ازل سے ہیں تری زیر نگیں

مدعی عشق و محبت کے بہت ہیں لیکن
جز تری عاشق جانبازِ خدا کوئی نہیں

عسکری ہی لقب اور نام حسن تھا تیرا
تو نے کی از سر نو خلق حسن کی تزئیں

کلمہ گو در پئے آزار رہے شام و سحر
ہو گیا زہر دغا تیرے لیے خنجر کیں

کیوں ہوا دشمن جاں معتمد عباسی — کوئی تقصیر بھی تیری نہ تھی ای سرور دیں

معتمد نام تھا دیتا نہ تجھے زہر دغا — نام کا پاس ہی کر لیتا کچھ ای کاش لعیں

معتمد نام کا شخص اور دغاباز افسوس — کیا بھروسہ کریں اب نام پر ارباب یقیں

نام سے کام نکلتا نہیں ہے جوہر اصل — بدتر از ذرہ ہی چمکے نہ اگر مہر مبیں

آئنہ ہی نہ صفا رکھے تو پھر پتھر ہے — چہرہ پتھر میں نہ دیکھیگا کوئی ماہ جبیں

معتمد ہو کے تجھے زہر کھلایا صد حیف — نام ہی نام کسی کام کا در اصل نہیں

سامرے میں تجھے دفنایا ابوالقاسمؑ نے — آسماں قدر نہ ہو دہر میں کیونکر وہ زمیں

تیری روضہ میں جو ہو بخادی مجھے بخت رسا — دل میں آئی نہ کبھی آرزوئے خلد بریں

ای مجسم کرم - ای مرجع مخلوق خدا — نظر لطف سوئے قدسی ناشاد و حزیں

بھر خالق مدد ی بھر پیمبرؐ مد دے — کہ مددگار مرا - تیرے سوا کوئی نہیں

اپنی حالت نہ کہوں تجھ سے تو پھر کس سے کہوں — وہ کہاں جائے نہ جب کا کہ ٹھکانا ہو کہیں

درِ مقصود سے دامان تمنا بھر دے — تیرا مداح رہے کب تلک آخر غمگیں

جز تری مدح کے ممدوح خداوند جلیل — میرے دامان عمل میں عمل خیر نہیں

فضائل مولانا و مولی الکونین حضرت صاحب العصر و الزماں عجل اللہ فرجہ

گلابی اشک ٹپکتے ہیں پھر سرِ دامن — لیئے ہوئے ہوں پھر آغوش شوق میں گلشن

پھر آہ دل سے نکلتی ہیں گرم گرم آہیں — یہ بجلیاں نہ جلا دیں حیات کا خرمن

میں اور خون تمنا کا نوحہ جانکاہ — وہ اور بادہ گلرنگ و شاہدان چمن

کبھی جو دل تھا وہ اب آہ سوزش غم سے — برنگ شمع ہی سینہ میں رات دن روشن

کوئی ذریعۂ تسکین اضطراب نہیں — میں ہوں اسیر قفس اور سامنے گلشن

ہری ہیں زخم۔ کھلا ہی جو باغ پیش نظر ۔۔۔ قفس بھی رہنے نہ پایا اسیر کا مامن
کسی کا زور ہی کیا جب ہی مرضی صیاد ۔۔۔ کہ چین پائے نہ دم بھر بھی مبتلائے محن
ہٹا لو زخموں سے پھاہی کہ میں اگر جا ہوں ۔۔۔ ہزار پردوں سے بھی پھوٹ نکلے رنگ چمن
غم فراق میں رویا یہ خون کے آنسو ۔۔۔ کہ قلب زار ہوا ہے چراغ بے روغن
اب انتظار کی گھڑیاں گنی نہیں جاتیں ۔۔۔ نگاہ لطف کہ درد فراق ہے دشمن
نقاب او لٹ دو کہ اندھیری جہاں سارا ۔۔۔ رہو گے پردے ہی پردے میں کیا ضیا افگن
تمہارے طالب دیدار مرتے ہیں دی موت ۔۔۔ دکھا دو پھر خدا جلوۂ رخ روشن
بہت ہی شوق زیارت چلو چلیں قدسی ۔۔۔ کہ آج سامرہ ہی جلوہ گاہ شاہ زمن
امام بارہواں معصوم چودہواں آیا ۔۔۔ وہ بارہ برج وہ چودہ طبق ہو روشن
کیے ہوئے ہے سیہ خانہ جہاں روشن ۔۔۔ حجاب راز سے بھی جلوۂ امام زمن
کرم نما و کرم گستر و کرم پرور ۔۔۔ کرم فروز و کرم مرجع و کرم مخزن
سحاب رحمت داور نسیم جاں پرور ۔۔۔ بہار باغ پیمبر گل مراد حسن
مُطاع کون و مکاں خسرو زمین و زماں ۔۔۔ امام ہر دو جہاں مصطفٰے کا جزو بدن
نصیر بیکس و مضطر ظہیر جن و بشر ۔۔۔ امیر جنت و کوثر خبیر سر و علن
نہ سمائے کرم تیرہ سپہر ہمہ ۔۔۔ فروغ شمع حرم نور کردگار زمن
دوائے خستہ دلاں کام بخش ناکاماں ۔۔۔ مسیح عالمیاں دافع ملال و محن
سرور قلب پدر شادی دل مادر ۔۔۔ ضیائے دیدۂ حیدر توان جان حسن
سخا و رافت و جود و نوال کے منبع ۔۔۔ عطا و بخشش و ایثار و فیض کے مخزن
جمیل ایسے کہ شیدائیوں میں یوسف بھی ۔۔۔ جمال وہ کہ سراپا ہیں نور [illegible]

حجاب راز اُٹھے منکشف ہو رازِ خدا — خدا پرستوں کے ہاتھ اور انکا ہو دامن

جو نورِ عقل سے ہیں قائلِ وجودِ خدا — وہ انکی غیبتِ کبریٰ سے بھی نہیں بدظن

اسیطرح تو ہیں پردے میں یہ بھی جلوہ نما — کبھی ہو ابر میں جسطرح مہرِ ضَو افگن

انہیں کی ذات سے قائم ہیں آسمان و زمیں — انہیں کے نور سے سارا زمانہ ہی روشن

انہیں کی شان خدا سے ہی ملتی جلتی ہوئی — رہیں نہ پردے ہی پر یہ ہیں صبحِ ضیا افگن

جو یہ نہ ہوں تو زمانہ بھی رہ نہیں سکتا — کہ روح جب نہ رہیگی تو خاک ہوگا بدن

انہیں کے فیض سے ہے کامیاب ہر ناکام — انہیں کے لطف سے آزاد ہر اسیرِ محن

انہیں کی شانِ خداداد کے لیے شایاں — علی کی تیغ دو پیکر رسول کا توسن

انہیں کے حسن کی بجلی جہاں چمک جائے — وہیں یہ دیکھیں تماشائے وادیِ ایمن

محبت انکی بہارِ ریاضِ خلدِ بریں — عداوت انکی جہنم کے شعلۂ روشن

انہیں پہ بھیج رہا ہے خدا درود و سلام — انہیں سے رکھتا ہے خاص اختصاص ربِ زمن

وراثتاً انہیں اللہ نے کیا ہے عطا — نبیؐ کا علم علیؑ کا جلال خلقِ حسنؑ

ہیں بھر اہلِ بصیرت مفسرِ قرآں — علیم علمِ لدنی کے عالمانہ سخن

ہمیں نہ قبر کا دھڑکا نہ خوف برزخ کا — رہیں گے جلوہ گہِ شاہ مدفن و مسکن

کبھی نہ حشر میں رسوائے معصیت ہونگے — کہ یہ وہ پوش رہیگا امام کا دامن

انہیں کی مدح و ثنا کردگار کرتا ہے — زبانِ نطق ہے گم وصف کیوں نہو الکن

وہ مقتدا ہیں کہ عیسیٰ بھی مقتدی ہونگے — اب اور کیا لکھوں آگے نہیں مجالِ سخن

یہ دستگیر جو ہوں غرقِ بحرِ محبت کے — تو نکلے لعل و گہر سے بھری ہوئی دامن

انہیں کے نور سے ذرے ہوں مہرِ تابندہ — انہیں کے فیض سے جنگل ہوں جانفزا گلشن

یہی دکھائینگے شیر احد کے حملوں کو — عدو کا قلب ہے کیا چیز کانپ جائیگا رن

انہیں کے واسطے آراستہ ہوئی جنت — بنی رہیگی انہیں کے لیے ہمیشہ دولہن

انہیں کا باب عطا مرجع خلائق ہے — انہیں کا گھر ہے اہل زمانہ ہے مامن

وہ دن بھی آئے الٰہی کہ شوق سے یہیں سنوں — سرور سینۂ زہراؑ کے دل نواز سخن

خدا کے دین - مبارک - خدا نما سردار — نبیؐ کی شرع - مبارک نبیؐ کا جزو بدن

علیؑ کی تیغ مبارک - علیؑ ہی سا سیاف — جہاں میں اب نہ رہی کوئی دین کا دشمن

ردائے عصمت زہراؑ - مبارک اسکا ساتھ — بری ہے رجس سے اس پاک باز کا دامن

حسنؑ کے خلق - مبارک تجھے پھر اپنی نمود — رہیں گے اسکے بھی مداح دوست اور دشمن

نوید خاص تجھے اے شجاعت شبیرؑ — بڑھائیگا تر اسکے پھر اب یہ غنچہ دہن

نوید - سجدۂ اخلاص سید سجادؑ — کریگا قلب عبادت یہ نور حق روشن

مبارک آج سے پھر ای علوم باقرؑ علم — زبان شہ سے گل افشانیاں کرنگ حسنؑ

نہ مٹ سکینگے اب آثار جعفر صادقؑ — کہ جان صدق یہ ناطق بحق بھی ہے ہمہ تن

ملال اب نہ رہے علم و حلم کاظمؑ کو — جلا یہ از سر نو دیگا زیر چرخ کہن

رضاؑ کی حجتوں کو بھی سنا دو خوشخبری — رضا نما ہی رہیگا مدام اسکا چلن

تقیؑ کے جود و کرم کو بھی تہنیت دیدو — یہ بحر فیض دکھادیگا فیض رب زمن

نقیؑ پاک کی پاکیزگی - مبارک ہو — رسول جھوم رہے ہیں خوشی سے اسکا دہن

شکوہ و دبدبہ عسکریؑ کو بھی مژدہ — دکھائیگا یہ جلال علیؑ قلعہ شکن

کنار نرجسؑ خاتون کو بھی مبارک ہو — گل امید حسینؑ و دُر مراد حسنؑ

یہی وسیلۂ بخشش ہے عاصیوں کے لئے — چھٹے نہ ہاتھ سے قدسی امام کا دامن

میں تم سے کیا کہوں مولا کہ چاہیے مجھے کیا
تمہیں خدا نے کیا ہے خبیر سر و علن
خدا کی فضل کی ہر وقت خواستگاری ہی ہو
تمہاری لطف کا امیدوار ہوں ہمہ تن
تمہیں سی پاتی ہیں سب لوگ اپنی اپنی مراد
تمہیں ہو دافع رنج و غم و ملال و محن
نیاز نامہ قدسی یہی قصیدہ ہے
بہ چشم لطف ہو صاد اس پہ یا امام زمن

فضائل ماہ بنی ہاشم حضرت عباس علیہ الصلوۃ والسلام

آپس میں ربط یوں رہی قایم خدا کری
میں عمر بھر وفا کروں اور وہ جفا کری
محروم ظلم کے لئے ہے ظلم ہی کرم
آمادۂ جفا تو ہو ظالم خدا کرے
بیداد جانفزا ہو ستم دلنواز ہو
ہر ظلم و جور پر کوئی شکر خدا کرے
اہل وفا نہ چھوڑینگے خوئے وفا کبھی
کوئی وفا کرے کہ جفا پر جفا کرے
بار بار رہی وہ بر سر بیداد ہی مدام
مشق ستم سی لطف کسی کو ملا کرے
محروم التفات کو ساقی کی چشم مست
مدہوش بے صراحی و ساغر کیا کرے
برق جمال کرتی رہی ضوفشانیاں
دل ناوک نگاہ سی گھائل ہوا کرے
مر مر کے بار بار جیے کامران عشق
اور کوئی مرا دا سے قیامت بپا کرے
اوس بیوفا کو یاد تو آؤں کسیطرح
تربت پہ میری شوق سی مشق جفا کرے
ہرگز نہیں ہیں داور محشر سے داد خواہ
اوسکی نگاہ ناز مرا فیصلہ کرے
اللہ رکھے حسن کی یہ بے نیازیاں
غم عشق کا بلا سے مرا خاتمہ کرے
لب پر ہے شکر اپنے تغافل شعار کا
کس منہ سے کوئی شکوۂ ترک جفا کرے
پیکان تیر دل سے نکلنا محال ہے
کس طرح کوئی گوشت سی ناخن جدا کرے
الفت نہیں جو تنگ ہو بیداد حسن سے
عاشق نہیں جو شکوۂ جور و جفا کرے

یہ کیوں ہوا فریفتۂ ابروئے حسیں — دل کا قصور۔ تیغ ادا اسکی کیا کرے
کیوں جائے ذوق و شوق سے پھر بزم یار میں — مرنے کا جیتے جی کوئی کیوں حوصلہ کرے
لذت کش تعدی حسن و بلائے عشق — دل کو غم آشنا کرے صبر آزما کرے
جسکو نہ ہو تحمل بار گران عشق — وہ پیروی عاشق رب علا کرے
عباسؑ نامدار جگر گوشۂ علیؑ — جسکی تمنا رسولؐ کرے فاطمہؑ کرے
پروانۂ چراغ رخ شاہ کربلا — جس باوفا کی ذات پہ نازش وفا کرے
روشن ہے دل وہ مطلع پرنور اب پڑھوں — جس سے مہ منیر بھی کسب ضیا کرے
چاہے تو بندگی ہی میں کار خدا کرے — اک آن میں فقیر کو بادشا کرے
دشوار کچھ نہیں بخدا قلب ماہیت — ظلمت کو نور۔ کفر کو حق آشنا کرے
آئے خیال اگر کبھی معجز نمائی کا — واللہ ایک آن میں کیا جانے کیا کرے
خالق پسند پھول قرار دل رسول — دیکھے جو اسکا حسن وہ کلمہ پڑھا کرے
گنجینۂ وقار و شرف مرکز علو — قطرے کو بحر ذرے کو مہر سما کرے
ابر نوال مصطفوی بحر فیض رب — دامن میں اشک غم کو در مدعا کرے
جان جہاں بہار چمن زار ہست و بود — کانٹے کو پھول دشت کو گلشن فضا کرے
اللہ کا ولی ہے محمد کی جان ہے — اس ذی شرف پہ فخر نہ کیوں مرتضیٰ کرے
بنت نبی سمجھتی ہے لخت جگر اسے — کون اپنے دل سے اسکی محبت جدا کرے
اسکی نگاہ لطف ہو جس بے نوا پہ بھی — سارے جہاں کی خاک کو وہ کیمیا کرے
اس باوفا کا نام ہی آکر زبان پہ — پیش نگاہ معرکۂ کربلا کرے
وہ جان جان شاہ رسل کس طرح نہ ہو — سبط نبی پہ جان جو اپنی فدا کرے

کسطرح اسکے بازو و دل پھر قوی نہوں | اللہ جسکو ایسا برادر عطا کرے
مولا کی زائرونکی حمایت ہی اسکا کام | جو چاہے بے خطر سفر کربلا کرے
مشک سکینہ بھر کے جو یہ آبرو بڑھائی | کوثر نہ کیوں فرات سے پانی بھرا کرے
پوچھو ذرا حسینؑ سے عباس کی وفا | ہے مستند وہی جو بیاں آشنا کرے
قدر وفائے عاشق صادق ہو رونما | معشوق کی زبان جو شرح وفا کرے
یاور جو بخت ہو تو نہ ہو اس سے منحرف | توفیق ہو رفیق تو اس سے ولا کرے
پہلو میں دل جو ہی تو نہ بھولے اسے کبھی | منہ میں زباں اگر ہے تو اسکی ثنا کرے
گر مشکلیں پڑیں تو یہ مشکلکشا کا لال | حل مشکلوں کو صورت مشکلکشا کرے
محبوب کردگار۔ پیمبر کا رشتہ دار | حق ناشناس بندوں کو حق آشنا کرے
محبوب کبریا کا بنا چاہتا ہے جو | محبوب کبریا کا وہ کلمہ پڑھا کرے
قدسیؔ پھر ایک مطلع دلکش سنا دو اب | اللہ تم کو صاحب ذہن رسا کرے
حیراں ہی اوج بخت سے مداح کیا کرے | تیری ثنا کرے کہ سپاس خدا کرے
تیری نظر میں دولت دنیا ہی مال کیا | جب چاہی تو خزف کو دُرِ بےبہا کرے
کرتا ہی تو عطا پہ عطا صورت کریم | کوئی ہزار بار خطا پر خطا کرے
جان وفا نہ جانیں تجھے کیونکر اہل دل | غربت میں تو جو حق وفا کو ادا کرے
بھائی ترے حسینؑ و حسنؑ خلق کے امام | جن کے وجود پاک پہ نازش خدا کرے
آئینہ لطف حق کا ترا لطف جانفزا | تو ظاہر اپنے قہر سے قہر خدا کرے
ابتک دلوں پہ تیری جلالت کا ہی اثر | تا حشر تیرے رعب کا سکہ چلا کرے
تیری ثنا خدا کی عبادت سے کم نہیں | جو بندۂ خدا ہے وہ تیری ثنا کرے

شانے قلم ہوے تو جواہر کے پر ملے
پرواز باغ خلد مبارک خدا کرے

واللہ نامراد ازل بھی ہو بامراد
درگاہ کبریا میں اگر تو دعا کرے

طے کرے اولیا کی طرح وہ طریق عشق
اے عاشق خدا جو تجھے رہنما کرے

روحی فداک تو ہے فدائی حسینؑ کا
سارا زمانہ تجھ پہ دل و جاں فدا کرے

اللہ کیوں نہ اور بڑھا دے ترا وقار
ام البنینؑ جو شکر کا سجدہ ادا کرے

سقائی سکینہؑ بڑھائے جو آبرو
زہراؑ نہ کیوں تری لیئے دل سی دعا کرے

تیری نثار اور تری آن کے نثار
جی چاہتا ہے دل ترا کلمہ پڑھا کرے

سر دیکے درد دیں کی دوا ہو گیا ہی تو
حق کیوں نہ تیری خاک کو خاک شفا کرے

سکہ تری وفا کا دل دو جہاں پہ ہے
تیری وفا بلند نشان وفا کرے

آتا بلاؤں میں بھی تری پاس کیا ہراس
تو جسکو چاہے قید بلا سے رہا کرے

جس عاجز و غریب پہ ہو تیری چشم لطف
امداد خلق کی وہ برب علا کرے

صد حیف تیرے قدسی مدحت نگار پر
گردون دوں جفا پہ جفا بر ملا کرے

فضل خدا سے رکھتا ہو جو تجھ سا چارہ ساز
رنج و بلا میں اسکو فلک مبتلا کرے

خالق گواہ تیرے ہی در کا فقیر ہوں
جز تیرے کون مجھ پہ نگاہ عطا کرے

غمخوار تیرا اور ترے بھائی حسینؑ کا
فریاد جور دہر سے وا حسرتا کرے

بھر حسینؑ میری طرف بھی نگاہ لطف
اب رنج میں کوئی نہ مجھے مبتلا کرے

تجھ کو قسم سکینہؑ کی سن دل کا درد سن
آہ و فغاں کہاں تک اسیر بلا کرے

آ اور بھیر فاطمہؑ جلد آ کے مدد
تا چند کوئی ضبط غم جانگزا کرے

تعداد اشعار ارشاد قدسی ۱۲۷۵

دنیائے شاعری میں امتیاز الشعرا جناب قدسی جائسی محتاج تعارف نہیں آپکا کلام مختلف اصناف سخن میں شائع ہو کر بفضلہ تعالیٰ قبولیت عام کا درجہ حاصل کر چکا ہے اور قصیدہ گوئی میں آپ کو امتیاز خاص حاصل ہے۔ عالیجناب خان بہادر چودھری سید ارشاد حسین صاحب تعلقہ دار ردولی اسپشل مجسٹریٹ ردولی ضلع بارہ بنکی (اودھ) کی قدر دانی سے آپ قصیدہ خوانی کے لئے عرصہ سے ردولی جایا کرتے ہیں۔ ۱۲ رجب سنہ ۱۳۴۲ھ کو بزم خاص میں جس میں جناب چودھری صاحب ممدوح۔ جناب مولانا سید ابن حسن صاحب قبلہ نونہروی (صدر الافاضل) اور جناب سید مختار مہدی صاحب رونق افروز تھے آپ نے حضرت سیدۃ النساء العالمیان سلام اللہ علیہا کی منقبت کا قصیدہ[1] پڑھا۔ جسکو سب نے بہت پسند فرمایا۔ جناب چودھری صاحب موصوف نے اپنی قدر دانی کے اظہار میں سو روپیہ مرحمت فرمائے۔ اس زمانہ میں جبکہ شاعری ایک مدفوعا فضل ہے جناب چودھری صاحب کی یہ جوہر شناسی اور یہ فیاضی امتیاز خاص رکھتی ہے جناب ممدوح کو حق تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے۔

جناب قدسی صاحب نے اس حوصلہ افزائی کے شکریہ میں جناب ممدوح کے نام نامی پر یہ کتاب معنون کی اور اسی خصوصیت کے سبب سے میں نے اس کا نام "ارشاد قدسی" رکھا۔ امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ مجموعہ مطبوع خاص و عام ہوگا۔

احقر العباد

مہر جائسی

سکریٹری بزم اردو کرسچین کالج الہ آباد

۲۴ شعبان سنہ ۱۳۴۲ھ

---

[1] یہ قصیدہ بھی اس مجموعہ میں شامل ہے۔

صحت نامہ ارشاد قدسی

صفحہ	سطر	صحیح	صفحہ	سطر	صحیح	صفحہ	سطر	صحیح
			۲۲	۱۹	ترے طفیل	۵۷	۵	شرو
۴	۱۶	پردہ	۲۴	۱۹	واچشم شوق	۵۷	۸	امکاں تیرا
۶	۱۳	یزداں	۲۴	۱۹	نظارہ	۵۷	۱۴	ماہ لقا
۷	۷	زیور	۲۹	۱۷	بخشش	۵۷	۱۷	ہرزہ درا
۸	۱۰	بے وفا	۳۱	۶	جن سے	۵۷	۱۸	گویا
۹	۱۷	بتادیا	۳۵	۹	نور باری	۵۸	۵	اگر آج
۱۱	۱۵	سخاوتیں	۳۵	۱۱	آغوش	۵۸	۱۲	عبد مناف
۱۱	۱۵	ہل اتیٰ	۳۵	۱۳	اے قدسی	۵۹	۴	شبستان
۱۱	۱۷	بلندی	۳۷	۱۵	ملجائے	۵۹	۱۹	سجدگاہ
۱۱	۱۸	بھی کچھ	۳۸	۱۲	جاناں	۶۲	۴	روغن
۱۱	۱۹	عزو	۳۸	۱۸	جذب	۶۲	۵	جائیں
۱۲	۱۸	ملت جعفری	۵۱	۱۹	جوبات	۶۳	۱۹	جانفزا
۱۹	۱۹	اہل الفت	۵۲	۸	درد دل	۶۴	۱	کانپ
۲۰	۱۷	عجز	۵۵	۱۶	الیقاں	۶۷	۷	تو اسکی